مسلسل اشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۵ — مئی 2023ء

جلد: ۲۷ — شوال المکرم ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

خاتم الانبیاء ﷺ کی دانائی کا تذکرہ

عید الفطر اور اجتماعیت کبریٰ

تیسواں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر

محاسبۂ قادیانیت جلد ۲۷ کا دیباچہ

مولانا قاری جمیل الرحمن اختر رحمۃ اللہ علیہ لاہور

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ: ۵ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

تیسواں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

مرحبا سیدی مکی مدنی العربی ﷺ...... جواب شکوہ (منظوم)	قدسی ایرانی / علامہ محمد اقبال	07
شمائل نبوی ﷺ...... کھانا کھانے کی سنتیں	مولانا سعد حسن خان ٹونکی / تلخیص مولانا محمد شاہد	08
خاتم الانبیاء ﷺ کی دانائی کا تذکرہ	عبدالصمد محراب پور	12
عیدالفطر اور اجتماعیت کبریٰ	حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ	13
حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی کرامت اور مولانا سمیع الحق کا شاہکار	مولانا اللہ وسایا	18
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	23
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:16)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی / مولانا غلام رسول	26

شخصیات

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور	مولانا اللہ وسایا	30

ردِ قادیانیت

مرزا قادیانی اور اس کی عبادت	مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	32
محاسبہ قادیانیت جلد ۲۷ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	35
ختم نبوت سہ ماہی وشعبان کورسز کی چوالیس سالہ رپورٹ	// //	42
تیسواں ختم نبوت کورس چناب نگر...... مدارس وشرکاء کرام	مولانا محمد وسیم اسلم	48

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	55
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم

تیسواں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر

حسب سابق امسال سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ۵ تا ۲۶ ؍شعبان ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۶ ؍فروری تا ۱۹ ؍مارچ ۲۰۲۳ء کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ دارالمبلغین کے زیراہتمام منعقد ہوا۔

تیسواں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کورس کا آغاز صبح آٹھ بجے ۵ ؍شعبان بروز ہفتہ اور اختتام ۱۱ بجے دن دوپہر ۲۶ ؍شعبان بروز اتوار ہوا۔ یوں ۲۳ دن علم وفضل کی یہ شاندار کلاس جاری رہ کر بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ ۳ ؍شعبان جمعرات شام کو شرکاء کرام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا، داخلہ کا عمل جمعہ کے روز شروع ہوا، اتوار شام کو بند کر دیا گیا۔ اس کے باوجود بعد میں بھی بعض رفقاء تشریف لائے جب داخلہ بند ہوچکا تھا۔ انہیں رہائش، خوراک اور تعلیم کی سہولت دی گئی، داخلہ، امتحان، سند، وظیفہ اور کتب کی سہولت سے معذرت کر لی گئی۔ ان حضرات کے اخلاص کا یہ عالم کہ اس کے باوجود بھی وہ شریک درس رہے۔ حق تعالیٰ ان کو اس کی بہت جزائے خیر دیں۔

حسب سابق مولانا الیاس الرحمٰن (چناب نگر)، مولانا محمد وسیم اسلم (مبلغ ملتان)، مولانا شیر عالم (چناب نگر)، مولانا خالد عابد (مبلغ سرگودہا)، مولانا محمد طارق (مبلغ راولپنڈی)، مولانا شرافت علی (مبلغ نارووال)، مولانا محمد اویس (مبلغ کوئٹہ)، مولانا محمد وقاص مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر نے داخلہ اور رہائش کا عمل مکمل کیا۔

رجسٹر حاضری، رجسٹر داخلہ، رجسٹر امتحان وسند کی تکمیل مولانا غلام رسول صاحب دین پوری کی زیرسرپرستی مولانا شیر عالم اور مولانا محمد وسیم اسلم نے کی۔

مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاول پور، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ ننکانہ وشیخوپورہ، مولانا صغیر احمد چناب نگر نے مطبخ میں خوردونوش اور مہمانان گرامی کو سہولیات بہم پہنچانے کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ مرحوم کی وفات کے باعث ان کی جگہ ڈیوٹی مولانا فضل

الرحمٰن منگلا نے انجام دی اور اس نئی ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ آپ نے طلباء کرام کے نمازوں کے لئے بروقت پہنچنے، یومیہ شام کو پروجیکٹ پر تعلیم اور آخری دو دن مکتبہ پر ڈیوٹی دی اور کامیاب رہے۔ الحمدللہ!

خصوصی مہمانانِ گرامی کی ضیافت کی خدمت کے لئے جناب حافظ محمد عدنان خادم مدرسہ چناب نگر متحرک رہے۔ امسال خصوصی مہمانانِ گرامی کی ضیافت کی خدمات شعبہ حفظ کے اساتذہ وطلباء سے ترک کر دی گئیں تاکہ ان کا نظام تعلیم متأثر نہ ہو۔ البتہ صبح ناشتہ، دوپہر اور شام کے عمومی کھانا کی تقسیم کا عمل ایک ایک ہفتہ ایک ایک حفظ کی کلاس کے اساتذہ اور طلباء نے حسب سابق سرانجام دیا۔

حسب سابق امسال بھی پہلا سبق مولانا محمد شاہد ندیم مدرس جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی نے پڑھایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد وسیم اسلم کے اسباق ایک ایک ہفتہ یا نصف ہفتہ تک ہوتے رہے۔ البتہ مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا توصیف احمد، مولانا فضل الرحمٰن منگلا کے دروس پورے کورس کے دوران جاری رہے۔ پروجیکٹر پر مولانا فضل الرحمٰن، مولانا توصیف احمد کے بیانات ہوتے رہے۔ نصف گھنٹہ کا ایک پیریڈ مفتی دین محمد ٹل والوں نے بھی پڑھایا۔

مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا زاہد الراشدی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا عادل خورشید مبلغ آزاد کشمیر، مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز فیصل آباد، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، جناب حسن رانا لاہور (ختم نبوت ٹی.وی)، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ کا ایک ایک بیان ہوا۔ البتہ جناب محمد متین خالد اور مولانا رضوان عزیز، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ کے دو دو بیانات ہوئے۔ ہر ہفتہ کی پڑھائی کا امتحان علیحدہ علیحدہ ہوا، تینوں امتحانات کے نمبروں کو جمع کر کے پاس، فیل اور اوّل، دوم، سوم کی پوزیشنوں کا تعین کیا گیا۔

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پندرہ پندرہ رفقاء پر مشتمل گروپ تیار کر کے ان سے تقاریر کرائی گئی۔ پھر ہر گروپ سے ساتھی لے کر ان کے تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔ امتحانات اور رزلٹ کے نظم کی سرپرستی مولانا غلام رسول صاحب نے انجام دی۔ تقاریر اور دیگر کورس کے تمام امور پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی نگرانی رہی۔ اس دوران وہ گردونواح کی تحصیل یا قصبات کی سطح تک کی شبانہ کانفرنسوں میں شریک بھی رہے۔

ختم نبوت کانفرنسیں

امسال فقیر راقم کورس کے رفقاء کی غلامی کے علاوہ کورس کے دوران: (۱) چک ۸۶ جنوبی سرگودھا مرکز اہل سنت، (۲) حافظ آباد، (۳) لاہور بلال گنج، (۴) ہری پور ہزارہ، (۵) اچھروال، (۶) ستیانہ، (۷) سرگودھا جامع مسجد عثمانیہ، (۸) اقراء روضۃ الاطفال سرگودھا، (۹) دھریمہ ضلع سرگودھا، (۱۰) لاہور

بھسین، (۱۱) ختم نبوت ٹی.وی لاہور، (۱۲) علی پور مظفر گڑھ، (۳) دہلی مسجد چنیوٹ، (۱۴) چک نمبر ۴۶ اڈا سرگودھا، (۱۵) چکوال مسجد عمرؓ خلافت راشدہ کانفرنس، (۱۶) ملھوآنہ موڑ جامع مسجد نقشبندی اجتماع۔ ان اہم تبلیغی پروگراموں اور ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کرنے کی بھی اللہ نے توفیق سے سرفراز فرمایا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بھی کورس کے دوران خوشاب علماء کنونشن، لاہور بھسین، ہڈالی، میانہ گوندل، بھلوال، جوہر آباد اور بھیرہ میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ دن کو کورس کے نظم کو سرانجام دیتے اور رات کو ان پروگراموں کو شرف رونق بخشی۔

اختتامی تقریب

امسال ۱۹؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو صبح آٹھ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں شرکاء حضرات کو انعامی کتب، سندات اور پوزیشن ہولڈر حضرات کو انعامی کتب پیش کی گئیں۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہم نے فرمائی۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے امیر مولانا مفتی محمد ظفر اقبال بانی جامعۃ السراج چیچہ وطنی نے صدارت فرمائی۔

تقریری مقابلہ اور تحریری امتحانات میں جن حضرات نے اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی ان کی تفصیل یہ ہے:

تقریری مقابلہ...... پوزیشن ہولڈر طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام مع ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر
۱	۷۹	مولانا محمد سعید بن حمید اللہ	باجوڑ	۹۲ اول
۲	۳۵۴	مولانا عصمت اللہ بن پیر غلام	ٹانک	۸۸ دوم
۳	۴۸۳	مولانا امیر حسن بن امیر حمزہ	کراچی	۸۷ سوم

تحریری امتحان...... پوزیشن ہولڈر طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام مع ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر
۱	۵۵۵	مولانا عبدالغنی بن گل روز خان	کوہاٹ	۲۸۵ اوّل
۲	۴۸۵	مولانا حضرت عمر بن علی حضرت	لوئر دیر	۲۸۱ دوم
۳	۶۶	مولانا محمد خان بن محمد شفیع	ڈی.جی خان	۲۷۹ سوم

مہمانان گرامی اختتامی تقریب

کورس میں مندرجہ مہمانان گرامی نے شرکاء کورس میں کتب، انعامات اور سندات تقسیم فرمائیں:

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا قاری عبدالحمید حامد چنیوٹ، حاجی محمد سلیم چنیوٹ، مولانا خالد محمود لاہور، قاری وقار سعید لاہور، جناب خالد مسعود تلہ گنگ، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ، مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، مولانا مفتی سیف اللہ خالد چنیوٹ، مولانا بصیر خان پشاور، مولانا عبداللہ خان، مولانا مفتی محمد امجد پشاور، قاری محمد جعفر چنیوٹ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، مولانا عطاء الرحمٰن صدیقی چک ۴۶ سرگودھا، مولانا عبیداللہ لاہور، حاجی محمد منشاء چنیوٹ، حاجی محمد جمیل چنیوٹ، قاری افتخار رشیدی لاہور نے دعا کرائی۔

اس سال جن حضرات نے کورس میں داخلہ لیا ان کی کل تعداد ۵۶۸ تھی جو حضرات امتحانات میں شرکت کی سعادت سے سرفراز ہوئے ان کی تعداد پانچ سو بیس ۵۲۰ تھی۔ تمام شرکاء کورس کے اسماء گرامی اسی شمارے میں درج ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس اوستہ محمد بلوچستان

۹رفروری ۲۰۲۳ء بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد امروٹی سلیم کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری عبدالوہاب نعتیہ کلام دارالعلوم شمسیہ سلیم کالونی اوستہ محمد کے ایک طالب علم نے پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد اویس مبلغ ختم نبوت بلوچستان نے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب دوسری نشست ہوئی جس میں عالمی مجلس کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا قاری انوارالحق حقانی، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے بیانات ہوئے اور مدرسہ کے طلباء کی دستار بندی کی گئی۔ اختتامی دعا مولانا مفتی عجب خان ملیدنی نے کرائی۔ منتظم ومیزبان مولانا مہراللہ جتک اور مولانا عبدالحمید پہوڑ اوران کے دیگر رفقاء تھے۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اللہ یار بلوچستان

۱۰رفروری ۲۰۲۳ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد مکی ایری گیشن کالونی میں صبح دس بجے ختم نبوت کانفرنس مولانا عبدالغفار رند کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا غلام حسین سدھایو نے سرانجام دیئے۔ حافظ امان اللہ واہگہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جب کہ مبلغ بلوچستان مولانا محمد اویس، مولانا قاری انوارالحق حقانی اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔

مرحبا سیدی مکی مدنی العربی ﷺ

قدسی ایرانی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بے دل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بہ ذات تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسید ہیچ نبی!

نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں رطبی

ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بہ زبان عربی

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی ومطلبی

سید انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

جواب شکوہ

علامہ محمد اقبال

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

شمائل نبوی ﷺ ...... کھانا کھانے کی سنتیں

مولانا سعد حسن خان ٹونکی: تلخیص: مولانا محمد شاہد ندیم

مولانا سعد حسنؒ نے اپنے اس رسالہ میں صرف فعلی روایات کو لیا ہے اور جن عربی عربی کتب سیر سے مدد حاصل کی ہے وہ چار ہیں (۱) مواہب للدنیہ از علامہ قسطلانیؒ (۲) زاد المعاد از علامہ ابن قیم جوزیؒ (۳) عمل الیوم واللیہ از علامہ ابن سنیؒ (۴) سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد از علامہ محمد بن یوسف بن علی الشامیؒ المعروف ''سیرت شامی'' زیادہ تر اعتماد مؤخر الذکر کتاب پر رکھا ہے۔

آں حضرت ﷺ کے عادات پاکیزہ کھانے کے بارے میں

۱...... آپ ﷺ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاتے۔

۲...... آپ ﷺ ٹیک لگا کر کبھی کھانا نوش نہیں فرماتے تھے، یا تو دو زانو بیٹھتے یا بدن کے نچلے حصہ کو زمین پر ٹیک کر ہر دو زانو کھڑے کر کے بیٹھتے یا اکڑو بیٹھتے، آخری نشست کے آپ ﷺ بہت زیادہ عادی تھے۔

۳...... آپ ﷺ نے میز کرسی پر بیٹھ کر کبھی کھانا نوش نہیں فرمایا بلکہ زمین پر دستر خوان بچھایا جاتا اور اس پر حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرماتے۔

۴...... آپ ﷺ اکثر و بیشتر صرف تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے یعنی انگوٹھے، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔ اگر کوئی شئے پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی سے بھی کام لیتے۔

۵...... کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیتے، پہلے بیچ کی انگلی پھر شہادت کی انگلی اور پھر انگوٹھا چاٹتے۔

۶...... کھانا اگر برتن کی چوٹی تک چنا ہوتا تو آپ ﷺ چوٹی سے کھانا شروع نہیں فرماتے تھے بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ کھانے میں برکت بیچ میں ہوتی ہے۔

۷...... چھوٹی چھوٹی پیالیوں اور طشتریوں میں (جن میں اکثر امراء اچار، چٹنیاں یا پر تکلف کھانے چن کر کھاتے ہیں) کھانا ناپسند فرماتے۔

۸...... آپ ﷺ حلوا، شہد، سرکہ، خربوزہ، ککڑی، آل (لوکی) بہت پسند فرماتے۔

۹...... گوشت میں آں حضرت ﷺ کو دستی، گردن اور پیٹھ کا گوشت بہت پسند تھا۔

۱۰...... آپ ﷺ کبھی خربوزہ اور کھجور، ککڑی اور کھجور، روٹی اور کھجور یا تل اور کھجور ملا کر تناول فرماتے۔

۱۱...... کچا پیاز اور کچا لہسن کبھی تناول نہ فرماتے تھے۔

۱۲...... اگر کوئی کھانا طبع مبارک کو نامرغوب ہوتا تو کبھی اس کی برائی نہیں فرماتے تھے بلکہ خاموشی سے اس کو چھوڑ دیتے۔

۱۳...... آپ ﷺ نے چھنا ہوا آٹا کبھی نہیں استعمال کیا۔

۱۴...... آپ ﷺ نے چپاتی کبھی نہیں کھائی۔ ۱۵...... آپ ﷺ نے میدہ کبھی نہیں کھایا۔

۱۶...... کھجور یا روٹی کا ٹکڑا کسی پاک جگہ پڑا ہوتا تو اس کو پونچھ کر کھا لیتے۔

۱۷...... بہت گرم کھانا جس میں سے بھاپ نکل رہی ہوتی تناول نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھنڈا ہونے دیتے، گرم کھانے کے لئے کبھی فرماتے کہ اللہ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی ہے اور کبھی فرماتے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

۱۸...... آپ ﷺ کھانے کو کبھی نہیں سونگتے تھے اور برا نہیں جانتے تھے۔

۱۹...... آپ ﷺ کھانا وغیرہ بیٹھ کر ہی نوش فرماتے مگر میوہ یا پھل کھڑے کھڑے بھی نوش جان فرما لیا کرتے اور کبھی چل پھر کر بھی۔

۲۰...... آپ ﷺ انگلیوں کو جڑوں تک کھانے میں نہیں بھرتے تھے۔

۲۱...... آپ ﷺ پکے ہوئے گوشت کو کبھی چھری سے کاٹ کر نوش فرماتے تھے۔

۲۲...... کھانے اور پینے کے برتن کو ڈھکوا کر رکھواتے مگر کوئی چیز ڈھکنے کو نہ ہوتی تو ایک چھوٹی سے لکڑی برتن کے منہ پر رکھوا دیتے۔

۲۳...... اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے تو سیدھی جانب بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر الٹی جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو سیدھی طرف والے سے اجازت طلب فرماتے۔ یہ ترتیب اور عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا چاہے الٹی طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی حیثیت کا ہوتا۔

۲۴...... آپ ﷺ شام کے وقت صبح کا کھانا اور صبح کے وقت شام کا کھانا کبھی اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

۲۵...... آپ ﷺ سالن کے نیچے کا حصہ بہت پسند فرماتے اور اکثر اس کو بعد میں پی لیتے۔ (استاذ جی مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اس کی وضاحت تل چھٹ جو دیگ یا دیگچی میں آخر میں لگ جاتی ہے کو فرماتے تھے)

۲۶...... گھر میں آپ ﷺ گوشت لاتے تو فرماتے کہ اس میں شوربا رکھنا تاکہ پڑوسی کو بھی دیا جاسکے۔

۲۷...... کھانے یا پینے کی چیز میں حضور اکرم ﷺ پھونک نہیں مارتے تھے بلکہ برا جانتے تھے۔

۲۸...... آپ ﷺ کبھی خربوزہ شکر کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۹...... آپ ﷺ کبھی دو میوؤں کو ایک ساتھ کھاتے ایک کو ایک ہاتھ میں دوسرے کو دوسرے ہاتھ میں ہاتھ میں کبھی اس میں سے لقمہ لیتے کبھی اس میں سے اس طرح آپ ﷺ نے کھجور اور خربوزہ بھی کھایا ہے کھجور سیدھے ہاتھ میں اور خربوزہ الٹے ہاتھ میں۔

۳۰...... حضور اقدس ﷺ کھجور کھاتے تو الٹے ہاتھ سے گٹھلی پھینکتے جاتے تھے۔

۳۱...... آپ ﷺ گٹھلی دو انگلیوں یعنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے۔ اس طرح کہ ان دونوں انگلیوں کی پشت پر گٹھلی رکھتے اور پھینک دیتے۔

۳۲...... آپ ﷺ ککڑی نمک سے بھی کھاتے۔

۳۳...... آپ ﷺ نیا کھانا دیکھتے تو اس کا نام پہلے دریافت فرماتے پھر تناول فرماتے تھے۔

۳۴...... آخر زندگی میں جب کہ آپ ﷺ کو دھوکہ سے زہر کھلا دیا گیا عادت طیبہ یہ بھی ہوگئی تھی کہ جب کوئی شخص کوئی کھانا بطور ہدیہ خدمت عالی میں پیش کرتا تو اس کو اس کھانے میں سے ایک لقمہ پہلے کھلا دیتے پھر نوش جان فرماتے مگر یہ صورت اجنبی لوگوں کے ساتھ ہوتی۔

۳۵...... گوشت دار ہڈیوں میں پہلو کی ہڈی بہت پسند فرماتے۔

۳۶...... آپ ﷺ کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کو ساتھ لے لیتے، مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لئے اجازت طلب فرماتے، اجازت حاصل کرنے پر اس کو اپنے ہمراہ لے جاتے۔

۳۷...... مہمان کو کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے اور کھاؤ اور کھاؤ یہاں تک کہ مہمان بے حد انکار کرتا تب آپ ﷺ اپنا اصرار ترک فرماتے۔

۳۸...... کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا موقعہ پیش آتا تو سب سے آخر میں آپ ﷺ ہی کھانے سے اٹھتے کیوں کہ بعض دیر تک کھاتے رہنے کی عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسرے کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے حضور اکرم ﷺ بھی بہ تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے ہی رہتے۔

۳۹...... کھانا شروع کرتے وقت تین لقموں تک ہر لقمہ پر بسم اللہ کہہ کر لقمہ لیتے۔

۴۰...... جو شخص بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کر دیتا تو آں حضرت ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے اور اس کو بسم اللہ کہنے کے لئے تاکید فرماتے۔

۴۱...... کسی شخص کو الٹے ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھتے تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ کو ایسا جھٹکتے کہ اس کے ہاتھ سے لقمہ گر جاتا اور پھر فرماتے کہ کھانے میں سیدھے ہاتھ سے کام لو۔

۴۲...... کھانا ایک قسم کا آپ ﷺ کے سامنے ہوتا تو آپ ﷺ صرف اپنے ہی سامنے سے تناول فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا چاہے برتن ایک ہی ہوتا تو آپ ﷺ بلا تامل دوسری جانب سے بھی تناول فرماتے۔

۴۳...... پرانی کھجور تناول فرماتے تو پہلے اندر سے اس کو صاف کر لیتے پھر تناول فرماتے۔

۴۴...... کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں میں جو تری ہوتی اس کو دھونے کے بعد اپنے ہاتھوں چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیا کرتے۔

۴۵...... جب حضور اکرم ﷺ مرغی کھانا چاہتے تو کئی روز پہلے حکم دیتے کہ وہ باہر پھرنے سے روک لی جائے پھر اس کو ذبح کرا کے اس کو پکواتے اور تناول فرماتے۔

۴۶...... آپ ﷺ کھچڑی بہت پسند فرماتے۔

۴۷...... گوشت کے شوربے میں ڈبوئی ہوئی روٹی (ثرید) بہت مرغوب طبع تھی۔

۴۸...... مکھن اور کھجور بھی حضور اقدس ﷺ کو بہت پسند تھے۔

۴۹...... دودھ اور کھجور ساتھ ساتھ تناول فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ دونوں چیزیں عمدہ ہیں۔

۵۰...... جب آں حضرت ﷺ کھانے سے اوّل لقمہ لیتے تو فرماتے یا واسع المغفرة۔

۵۱...... جب کھانا پاس آتا تو آپ ﷺ فرماتے: اللھم بارک لنا فی ما رزقتنا وقنا عذاب النار بسم اللہ!

۵۲...... جب آپ ﷺ کھانا تناول فرما لیتے تو فرماتے: الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وجلعنا من المسلمین۔

۵۳...... جب دستر خوان اٹھ جاتا تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه غیر مکفی ولا مودّع ولا مستغنی عنه۔

۵۴...... جب حضور اکرم ﷺ کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے: اللھم بارک لھم فی مارزقتھم واغفرلھم وارحمھم۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی دانائی کا تذکرہ

عبدالصمد محراب پور

خاتم الانبیاء ﷺ کی خصوصیات بے شمار ہیں۔ آپ ﷺ ظاہر و باطنی تمام خصوصیات میں پوری کائنات میں فرد وحید ہیں۔ ہم یہاں آپ کی صرف ایک خصوصیت ’’عقل مندی و دانائی‘‘ کے بارے میں کچھ روایات ذکر کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رب العالمین نے جو آپ کو جو اعلیٰ عقل عطاء فرمائی ہے، اس عقلی تفوق میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ پوری کائنات میں ابتداء کائنات سے لے کر انتہاء کائنات تک آپ ﷺ جیسا کوئی ’’عاقل‘‘ پیدا ہوا ہے، نا ہی کوئی پیدا ہوگا۔ آپ ﷺ عقل میں کامل مکمل اکمل ہیں۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت وہیب جو کہ اجل کبار تابعین میں سے تھے۔ پوری زندگی زاہدانہ انداز سے گزاری۔ شب بیداری میں مشغول ہونے کی وجہ سے تیس سال تک بستر پر نہیں سوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو العاص، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں۔ کتب سابقہ کے کثیر المطالعہ تھے۔ ان کو معلومات میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ بالاجماع ثقہ ہیں۔ اصحاب ستہ نے اپنی صحاح ستہ میں بھی ان کی روایات کو نقل کیا ہے۔ سن ۱۱۶ھ (ایک سو سالہ) اسّی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (نسیم الریاض فی شرح شفاء قاضی عیاض ج۱ص ۳۶۹)

۱...... حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۷۱ یا ۷۲ سابقہ آسمانی کتب میں جو انبیاء علیہم السلام پر کتابوں اور صحیفوں کی شکل میں نازل ہوئی ہیں، ان سب میں مشترک طور پر یہ بات پائی ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ تمام مخلوقات میں عقل میں اور رائے میں فرد وحید ہیں اور ان میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ ’’ان النبی ﷺ ارجع الناس عقلاً وافضلھم رأیاً‘‘، ’’ان کان اعقل الناس واذکاھم‘‘ (شفاء ج۱ص ۳۶۸، ۳۶۹)

۲...... حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ بات یقینی ہے اور اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ میں نے گزشتہ انبیاء کی اکثر کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں یہ مضمون پڑھا ہے کہ دنیا کی پیدائش سے لے کر قیامت تک جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بے انتہاء خزانے سے عقل کی نعمت دوسرے عاقلوں کو عنایت فرمائی ہے، وہ سب حضور ﷺ کے عقل کے مقابلے میں ایک ذرے کے برابر ہیں۔ جیسے دنیا کے تمام ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرے کی حیثیت ہوئی ہے۔ (نسیم الریاض ج۱ص ۳۶۹)

عیدالفطر اور اجتماعیت کبریٰ

حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

دنیا کی ہر قوم تہوار رکھتی ہے اور اپنی امکانی حد تک اسے شاندار طریقے سے مناتی ہے۔ پارسیوں میں نوروز اور مہرجان کی عیدیں ہیں۔ عیسائیوں میں کرسمس اور بڑے دن وغیرہ کے نام سے عید ہے۔ ہندوؤں میں ہولی، دیوالی وغیرہ وغیرہ سینکڑوں تہوار اور آئے دن کے میلے ٹھیلے ہیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کے تہوار اعطاء فرمائے۔ فرق یہ ہے کہ اقوام عالم میں عید اور تہوار کے معنی رنگ رلیاں منانے یا اپنی قومیت کے مستحکم کرنے اور یا کسی مقتداء کی شخصیت کی یاد تازہ کرنے کے ہیں۔ اسلام میں عید اور تہوار کے معنی اجتماعی طور پر خدا کی یاد کرنے، اس کی طرف رجوع کرنے، اس کا قرب حاصل کرنے اور اس کے نام پر غریبوں کی مدد کرنے کے ہیں۔ تاکہ اجتماعیت عامہ کا ظہور عادت اور عبادت دونوں میں ہو جائے۔ پس اگر مذاہب کے ناموں کے سلسلہ میں ہر مذہب کا نام اس کی نوعیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ ہندومت کے لفظ سے وطنیت پر روشنی پڑتی ہے۔ عیسائیت کے لفظ سے ایک ہادیٔ اعظم کی شخصیت سامنے آتی ہے۔ یہودیت کے لفظ سے ایک قومیت کا تصور بندھتا ہے۔ پارسیت سے ایک ملک کا دھیان دلوں میں جمتا ہے۔ جس کا حاصل حد بندی اور محدودیت ہے تو اسلام کے لفظ سے نہ وطن سامنے آتا ہے نہ ملک۔ نہ قوم نہ شخصیت۔ بلکہ اطاعت حق میں فنائیت اور مالک الملک میں محویت کے جذبات کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو اس کی طرف صاف اشارہ ہے کہ دنیا کے مذاہب نسل وقوم وطن اور شخصیت پرستی کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔ لیکن اسلام نے اپنے سادہ عنوان ہی سے ان تمام حد بندیوں کو توڑ کر ایک عالمگیر تصور سامنے رکھا اور وہ اطاعت حق ہے۔ کیونکہ حق خود لامحدود اور وسیع ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت کا دم بھرنے والی قوم بھی اپنے کو مسلم کہہ کر عبادت گزار بن کر اور عبادت غیر سے منقطع ہو کر گویا اعلان کرتی ہے کہ وہ ایسی ذات سے تعلق رکھتی ہے جو وسیع سے وسیع تر ہے اور دنیا کی پوری زمین اور اس کے سارے رقبے اور رقبوں پر بسنے والی قومیں اپنی حد بندیوں سے اس کی لامحدود وسعتوں میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔ ٹھیک اسی طرح تہواروں اور عیدوں کے سلسلہ میں اپنے تہواروں سے ہر قوم اگر یہ اعلان کرتی ہے کہ وہ رنگ رلیوں میں منہمک ہو کر اپنی نفسیات کی پابند ہے یا کسی بڑی شخصیت کی میلاد منا کر

وہ صرف اس عظمت کو نمایاں کرنا چاہتی ہے جو اس کے دل میں اس شخص کی موجزن ہے۔ گویا وہ اپنی شخصی عقیدت مندیوں کی پابند ہے یا کسی وطن اور قوم کا نام اجاگر کر کے اپنے کو اس کا اسیر یا پابند دکھانا چاہتی ہے تو مسلم قوم عیدوں کے تہواروں میں خدا کی جناب میں دوگانہ ادا کر کے اور اس کے نام پر قربانی دے کر حاجت مندوں پر فطرہ کا صدقہ اور قربانی کا صدقہ بانٹ کر گویا یہ بتلانا چاہتی ہے کہ ایک طرف تو وہ صرف خدائی نام لیوا ہے اور اس کی عظمتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف دنیا کے مفلوک الحال انسانوں کو اس خوشی کے موقعہ پر صدقہ اور خیرات دے کر یہ بتانا چاہتی ہے کہ وہ ایک عوامی اور عالمی قوم ہے۔ جس کو نہ قبیلے تقسیم کر سکتے ہیں نہ ملکوں کی حد بندیاں بانٹ سکتی ہیں۔ نہ شخصیتوں کی عقیدت مندیاں اسے دوسری شخصیتوں کی عظمت وعقیدت سے روک سکتی ہیں اور یہ ہی وہ اجتماعیت کبریٰ ہے جسے لے کر اسلام دنیا میں آیا ہے اور جس کا اعلان اس نے اپنے نام اور اپنے کام سے قدم قدم پر کیا ہے۔

بہرحال اسلامی تہوار نفسیاتی یا قومیتی یا شخصیاتی تصورات کے آئینہ دار نہیں بلکہ اجتماعیت عامہ کے حامل ہیں اور یہ اجتماعیت عامہ جب کہ وطن، قوم، نسل، شخصیت کے تصور سے نہیں بن سکتی تھی بلکہ ان سب سے بالاتر اور مافوق ذات سے وابستگی سے ہی بن سکتی تھی۔ جس کا نام پاک اللہ رب العزت ہے تو ان تہواروں کی روح اسی کا نام اور اسی کی عظمت مطلقہ قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ عید کی نماز کے لئے جب مسلمان چلتے ہیں تو رنگ چھینکتے ہوئے یا کسی شخصیت یا قومیت کے نعرے لگاتے اور جے کار کرتے ہوئے نہیں چلتے۔ بلکہ ’’اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد‘‘ کہتے ہوئے چلتے ہیں۔ عید الفطر میں آہستہ آہستہ اور عید قرباں میں بآواز بلند تہوار کے لئے روانگی ہوتی ہے تو کبریاء الٰہی، عظمت خداوندی اور توحید حق کے اعلان کے ساتھ ہوتی ہے اس میں نہ شور ہے نہ شر، نہ ہنگامہ آرائی ہے نہ میلوں ٹھیلوں کی شان ہے۔ بلکہ قدوسیوں، سبوحیوں اور مقدس ملائکہ کی صفوں کی طرح تسبیح الٰہی اور تقدیس ربانی کہتے ہوئے روانہ ہوتے ہیں۔ عیدگاہ میں پہنچ کر بھی تسبیح وتہلیل جاری رہتی ہے۔ اس کے بعد امام آگے بڑھتا ہے۔ اس کے تکبیر تحریمہ کہتے ہی مکبر تکبیرات کی آوازیں بلند کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن ہوتی ہے۔ سب مقتدی سکون وخشوع کے ساتھ اسے سننے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ رکوع وسجود سے اپنے مالک کے سامنے بندگی کا ثبوت دیتے ہیں اور آخر کار سلام پھیر کر پھر تکبیرات کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

نماز سے فارغ ہوتے ہی امام خطیب کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور ممبر پر کھڑے ہو کر وعظ ونصیحت اور احکام خداوندی سناتا ہے۔ جس کو تمام مقتدی سماع عظمت وقبول سے سنتے ہیں۔ اس عبادت سے

فارغ ہوکر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر جب کہ ہر طرف چہل پہل اور روحانی مسرتوں کا دلوں پر ہجوم ہوتا ہے۔ ممکن تھا کہ اس میں کسی نفسانی تفریح یا دنیاداری کے جذبات کی آمیزش ہو جائے تو ان تہوار منانے والوں کے لئے مسنون کیا گیا کہ قبرستانوں میں جاکر اپنے مردہ بھائیوں کی ارواح سے ملاقات کریں۔ ان کو ثواب پہنچائیں۔ ان سے قریب ہوں تاکہ ان کو آخرت کے گھرانے دیکھ کر خودبخود اپنی آخرت کی یاد تازہ ہو جائے اور دنیا میں اس خوشی کے موقع پر ادھر سے دھیان نہ ہٹ جائے۔

دوسرے لفظوں میں بتلانا یہ ہے کہ مسلمان جس اجتماعیت کبریٰ کو لے کر اٹھا ہے اس کا دائرہ صرف اسی دنیا تک محدود نہیں بلکہ عالم برزخ کے اربوں کھربوں انسان بھی اس کی اجتماعیت کے ممبر ہیں اور وہ ان سے قطع نظر نہیں کرسکتا۔ گویا اس نے ایک ایسی عظیم اجتماعیت کی بنیاد ڈالی ہے جو دنیا سے گزر کر عالم برزخ اور برزخ سے گزر کر عالم حشر تک جا پہنچتی ہے۔ جس میں دنیا کے کسی ایک قرن ہی کے انسان نہ ہوں گے۔ بلکہ آدم کی ساری اولاد اور اوّلین وآخرین کی ساری شخصیتیں مجتمع ہوں گی۔

پس جو لوگ مسلمانوں سے سن کر اجتماعیت کا نام لیتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ عالمی اجتماعیت کا دم بھریں گے اور وہ بھی صرف اپنے زمانہ کے ملکوں اور قوموں سے کوئی سیاسی رابطہ قائم کرلیں گے۔ لیکن حقیقتاً جو قوم اجتماعیت کے لئے ہی دنیا میں برپا کی گئی ہے، وہ عید کے وظائف کی رو سے گویا اس اجتماعیت کو بھی ایک غیرمحدود اجتماعیت ظاہر کرتی ہے اور اس کا رابطہ اجتماعی دنیا سے گزر کر برزخ کے ان تمام پاک باز انسانوں سے قائم ہوتا ہے جو ایمان کے ساتھ اس عالم سے گزر کر اس عالم میں پہنچ چکے ہیں اور گویا وہ محض دنیا والے بھائی بھائی کا نعرہ نہیں لگاتے۔ بلکہ دنیا وآخرت والے بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہیں۔ مگر اس ساری اجتماعیت کی حقیقی روح جس سے یہ عالمگیر ہی نہیں عوالم گیر اجتماعیت بن جاتی ہے۔ خدا کا نام ہے کہ اس سے زیادہ واسع اور وسیع کوئی نہیں۔ اس لئے عید کے لئے جیسے اس دنیا میں ایمان کی قید ہے، ایسے ہی آخرت کے باشندوں کی ملاقات کے لئے بھی وہی ایمان کی شرط ہے اور ایمان کے معنی بجز اس کے دوسرے نہیں کہ اللہ رب العزت کی ذات وصفات افعال اوامر ونواہی اور اس کے قوانین کو مانا جائے کہ اس کے بغیر یہ وسعت واجتماعیت قائم ہی نہیں ہوسکتی۔

کیونکہ اس سے زیادہ وسیع رشتہ اور معیار ہی دوسرا نہیں۔ اس لئے عید تہوار تو ہے مگر محض لفظ تہوار کی وجہ سے اسے دنیا کی عام اقوام کے تہواروں کی نظر سے نہ دیکھا جائے کہ اس کی غیرمعمولی وسعتیں ان دوسرے ظرفوں میں کسی طرح نہیں سما سکتیں۔ پس خوش قسمت ہے وہ قوم جسے ایسے تہوار دیئے جائیں اور خوش نصیب ہیں وہ افراد جو ان تہواروں میں ان کی شرعی حدود وشروط کے مطابق شرکت کریں۔ تہوار عید بندگی حق

اور خدمت خلق ہے نہ کہ محض نیا اور فاخرہ لباس، عطر وخوشبو اور شیریں چیزیں کھا پی لینا۔ اسی لئے حدیث نبوی ﷺ میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ’’العید لمن خاف الوعید لا لمن لبس الجدید (الحدیث)‘‘ یہ عید اس کی ہے جو خدا سے ڈرا (اور اس کی طرف جھکا) نہ کہ اس کی جس نے نئے اور عمدہ کپڑے پہن لئے۔

پس عید کا حاصل ذکر الٰہی، عبادت ربانی، خدمت خلق اللہ روح اجتماعیات دنیا میں رہ کر آخرت کو نہ بھولنا اور زندوں کے ساتھ ہی اموات سے بھی رشتہ جوڑے رکھنا اور ان میں سے ہر چیز کی روح اور معیار ایمان کو قرار دینا نہ کہ ظاہر داری اور دنیا سازی، تاکہ خلق اللہ کے ساتھ اللہ سے وابستگی اصل اصول ثابت ہوتی رہے۔ ساتھ ہی یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ عبادتیں دو طرح کی ہیں۔ ایک فعلی اور ایک ترکی۔ نماز، زکوٰۃ، حج وغیرہ فعلی ہیں جس میں کچھ افعال ادا کرنے پڑتے ہیں ترکی عبادت روزہ ہے۔ جس میں ترک اکل، ترک شرب اور ترک لذات ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پورے ایک ماہ تک محبت حق میں دنیا کے اس معظم حصے کو ترک کئے رہنا کوئی معمولی مجاہدہ نہیں بلکہ نفس کی ایک عظیم قربانی ہے۔ جسے بغیر مدد خداوندی پورا نہیں کیا جاسکتا۔ ماہ رمضان المبارک میں دن بھر اس مجاہدے سے نفس کو رگڑ کر اور مانجھ کر اس میں صفائی پیدا کی جاتی ہے۔ لیکن کسی ظرف میں محض صفائی آجانا اور میل کچیل دور ہو جانا کافی نہیں۔ جب تک کہ اس میں آب نہ آجائے اور وہ چمک نہ اٹھے۔ ایک قلعی گھر بھی برتن کو اوّل رگڑتا اور مانجھتا ہے۔ اینٹ، پتھر سے برتن کو رگڑ کر اپنے پیروں تک سے اسے پامال کرتا ہے تاکہ برتن کا میل صاف اور زنگ دور ہو جائے۔ لیکن محض صفائی کے لئے برتن قلعی گر کے یہاں نہیں بھیجا جاتا بلکہ اصل مقصود اس کی آراستگی اور جگمگاہٹ ہوتی ہے۔ چنانچہ قلعی گر بھی اس صفائی پر قناعت نہیں کرتا بلکہ اس صاف برتن کو آنچ دیتا ہے اور تپا کر جب صاف شدہ برتن پر قلعی پھیرتا ہے تو اسی دم برتن چاندی کی طرح چمک اٹھتا ہے اور قلعی گر کے پاس برتن کو بھیجنے کا مقصد اب آ کر پورا ہوتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح ظرف قلب کو صاف کرنے کے لئے تو رمضان کے روزے رکھے گئے ہیں تاکہ نفس کی محبوبات اس سے چھڑا کر اسے رگڑ دیا جائے اور غیر اللہ کی محبت والفت کی ان آلائشوں سے اسے صاف کیا جائے۔ پس روزے کے یہ تروک نفس کے لئے وہی کام کرتے ہیں جو برتن مانجھنے کے لئے اینٹ، پتھر اور مٹی کام کرتی ہے۔ دن بھر جب کہ نفس کی رگڑائی ہوئی اس کا دانہ پانی بند کر کے اس کی نفسانی لذات کے دروازے بند کر دیئے گئے اور اس عمل سے اس کی روحانی آلائشوں کا میل کچیل نکال دیا گیا تو شب کو اس پر قلعی کا سامان تراویح اور تلاوت قرآن سے کیا جاتا ہے۔ تاکہ دن بھر کے تپائے ہوئے نفس پر کلام خداوندی کی قلعی سے آب اور چمک پیدا کر دی جائے اور اس کی روح نور الٰہی سے جگمگا اٹھے۔ یہ تیس کے تیس دن کی دن بھر کی کمائی رگڑائی اور منجھائی اور پھر شب بھر قلعی ایک ماہ میں انسانی نفس کو اس قابل بنا دیتی ہے کہ وہ سال

بھرتک اس چمک دمک سے فائدہ اٹھاتا رہے اور میل کچیل سے مبرا رہ کران نورانی اثرات کو سال بھرتک استعمال کرے۔ بشرطیکہ اس مجاہدہ کے اثرات کو سال بھر باقی رکھنے میں ساعی رہے۔

بہرحال یہ ایک ماہ سال بھر کی نورانیت کی کفالت کرتا ہے اور بندے کے خدا سے قریب تر ہونے کے تمام موانع کو دور کر دیتا ہے تا کہ اس سے قریب ہوکر بندہ وسیع الظرف اور وسعت عامہ کا اہل ہو جائے اور اس کی ذات اسلام کی اجتماعیت کبریٰ کی طویل وعریض زنجیر کی ایک مضبوط کڑی ثابت ہو۔

پورے ایک ماہ کی اس مشقت ومحنت اور اس پر مرتب شدہ اجتماعیاتی صلاحیت جیسی عظیم نعمت ملنے پر جو محض خدا کی مدد اور اس کی توفیق ہی سے اسے میسر ہوسکتی تھی اتنی ہی بڑی شکرگزاری کا فریضہ بندے پر عائد ہوتا تھا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے ادائے شکر کا طریقہ دوگانہ عید کو قرار دیا تا کہ ادھر رمضان کامیاب ہوکر ختم ہو اور ادھر اسی دم ہلال عید آسمان سے سر نکال کر یہ اعلان کرے کہ:

’’اے بندو! اس عظیم کامیابی پر جو تمہیں اجتماعیت کبریٰ کی صلاحیتوں کے ملنے کی صورت میں حاصل ہوئی ہے۔ اپنے مالک کا شکر ادا کرو یا بالفاظ دیگر رمضان میں جو صلاحیتیں تمہیں عطاء کر دی گئی ہیں ان کو عید کے میدان میں فعلیت میں لاکر ان صلاحیتوں کا علمی ثبوت دو اور اجتماعیت عامہ کی صورت اور حقیقت اجتماع عید میں توجہ الیٰ اللہ کے ساتھ نمایاں کر کے دکھلاؤ۔‘‘

پس رمضان المبارک صلاحیتیں پیدا کرنے کا مہینہ ہے اور ماہ عید ان صلاحیتوں کے عملی آغاز کا مہینہ ہے جس کا سلسلہ سال بھرتک جاری رہتا ہے۔ اس درمیان میں اگر کچھ کمی یا کوتاہی راہ پا جاتی ہے تو اگلا رمضان پھر اگلے سال کے لئے ان کوتاہیوں کو دور کر کے ان صلاحیتوں کی تجدید کر دیتا ہے تا کہ نہ مجاہدے کا سلسلہ ختم ہو، نہ اجتماعیت کی روح مضمحل ہونے پائے اور انسانی عمر اسی مبارک سلسلہ میں ختم ہو جائے تا کہ جب وہ اپنے رب سے ملے تو تنہا اپنا نفس ہی ساتھ نہ لے جائے، بلکہ اس کے ساتھ اجتماعی نسبتوں کی ایک عظیم کمک ہو۔ لاکھوں دعائیں ہوں جو اس اجتماع میں مل کر کی گئی تھیں۔ ہزاروں ایصال ثواب ہوں جو عید کے موقعہ پر اموات تک پہنچائے گئے تھے۔ کروڑوں باطنی ہمتیں ہوں جو صف بندیوں میں ایک کی دوسرے کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور دنیا وبرزخ کے تعلقات کے بے شمار رشتے ہوں جو اس کے لئے جناب باری میں سفارشی اور ساعی ہوں۔ تا کہ اس فرد پر جو اجتماعی صلاحیتوں سے ایک امت بن کر اپنے خدا کے پاس پہنچ رہا ہے۔ اللہ کی لاکھوں رحمتیں متوجہ ہوں اور وہ اسی طرح اپنے مقصد تخلیق کو پورا کر کے سرخروئی کے ساتھ اپنے مالک سے جا ملے۔

’’فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوٰة الدنيا الامتاع الغرور‘‘

مولانا احمد علیؒ لاہوری کی کرامت اور مولانا سمیع الحقؒ کا شاہکار

مولانا اللہ وسایا

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء امابعد!

امام الاولیاء شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری (مئی ۱۸۸۴ء، فروری ۱۹۶۲ء) کے والد گرامی کا نام شیخ حبیب اللہ تھا جو قصبہ جلال ضلع گوجرانوالہ کے باسی تھے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت مولانا غلام محمد دین پوری بانی درگاہ قادریہ دین پور کے حکم پر مولانا عبیداللہ سندھی نے شیخ حبیب اللہ کی بیوہ سے نکاح کرلیا۔ یوں مولانا احمد علی لاہوری اپنے سوتیلے والد مولانا عبیداللہ سندھی کی کفالت میں آگئے اور پوری تعلیم مولانا عبیداللہ سندھی سے حاصل کی۔ حضرت سندھی، حضرت شیخ الہند کے شاگرد رشید اور برصغیر میں شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کے علمبردار تھے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری میں یہ دونوں نسبتیں بھی نمایاں تھیں۔ بلکہ اپنے زمانہ میں ان نسبتوں کے امین وحدی خوان تھے۔

تحریک ریشمی رومال کے نتیجہ میں مولانا عبیداللہ سندھی گرفتار ہوئے تو نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی سے حضرت لاہوری کو گرفتار کرکے پہلے جالندھر پھر لاہور لایا گیا۔ یہ 1915ء کا زمانہ تھا۔ لاہور میں مختلف مقامات پر جہاں آپ رہے درس قرآن دیتے رہے۔ ۱۹۱۷ء سے مسجد لائن سبحان خان شیرانوالہ لاہور تشریف لائے اور شیرانوالہ میں درس قرآن مجید کا آغاز کیا۔ ۱۹۲۲ء میں انجمن خدام الدین لاہور کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۲۴ء میں اسی انجمن کے تحت مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۴۵ء میں مدرسۃ البنات قائم کیا جس میں دینی، دنیوی تعلیم کے ساتھ امور خانہ داری کی بھی تربیت دی جاتی تھی۔ ۱۹۵۵ء میں انجمن خدام الدین کے تحت ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا اجراء کیا۔ اپنے زمانہ میں اس کی ریکارڈ اشاعت ہوتی تھی۔ جامع مسجد شیرانوالہ کی حال ۲۰۱۸ء میں نئی دیدہ زیب تعمیر ہوئی ہے جو قابل تحسین ولائق تبریک ہے۔ ۱۹۲۵ء میں حضرت لاہوری نے قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز کیا دو سال بعد ''ترجمہ قرآن عزیز'' کے نام پر یہ ترجمہ شائع ہوگیا جو وقفہ وقفہ سے اب بھی شائع ہورہا ہے۔ البتہ اس کے ابتدائی ایڈیشن پر تقریظات کو بعد کے ایڈیشنوں میں سنسر سے گزارنے کا عمل کیا گیا: ؎ ''رموز مملکت خسروان بدانند''

حضرت لاہوری جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے بانی حضرات میں سے تھے اور اس کے پہلے امیر مرکزیہ بھی۔ ہفت روزہ خدام الدین او رہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ڈیکلریشن بھی آپ کے نام تھے۔

آپ کے جانشین اور ہمارے مخدوم ومخدوم زادہ حضرت مولانا عبیداللہ انور کے دور میں یہ دونوں رسالے اور مدرسہ قاسم العلوم کا بانکپن رہا۔ آپ کی وفات کے بعد رفتہ رفتہ یہ تینوں ادارے اضمحلال کا شکار ہوئے اور اب ان کا ذکر تاریخ کا حصہ ہے۔

حضرت لاہوری کی کرامت

فقیر راقم کو حق تعالیٰ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی غلامی کے لئے ایسے طور پر وقف کیا کہ کسی دوسرے کام کی طرف نظر کرنے کی بھی، کبھی کسی خواہش نے زور نہیں دکھایا۔ صرف اس خدمت کے علاوہ دوسرے کاموں سے گویا اپاہج (معاذ اللہ) کر دیا۔ قریباً دوسال پہلے (۲۰۲۱ء) میں نہ معلوم کیا ہوا کہ ایک ضرورت سے ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی فائلوں سے مراجعت کی ضرورت پیش آئی تو اپنے مرکزی دفتر کی مرکزی لائبریری میں جلدیں مکمل نہ پاکر شدید احساس ہوا۔ خود خدام الدین لاہور کے دفتر میں بھی مکمل فائلوں کی عدم دستیابی نے اور فکر مند کر دیا کہ آج کی کوشش سے شاید فائلیں مکمل ہو جائیں۔ چند سال بعد تو یہ سب معاملہ دسترس سے باہر ہو جائے گا۔

دیوانگی نے رفتار پکڑی لیکن اپنے کام سے منہ موڑنے میں وہ بھی ناکام رہی۔ تاہم اتنا ہوا کہ حضرت لاہوری کی کرامت سے حق تعالیٰ کے کرم کا ایسا معاملہ ہوا کہ اپنے جماعتی کام کے ساتھ ساتھ خدام الدین لاہور کی فائلوں کی تکمیل کا عمل شروع ہوا، شروع کیا ہوا، حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کرم کے دروازے کھول دیئے۔ ۱۹۵۵ء ہفت روزہ خدام الدین کا آغاز ہوا، اپریل ۱۹۸۵ء مولانا عبیداللہ انور کی وفات تک کا چالیس سالہ ریکارڈ جمع ہوگیا۔ ایک سیٹ مکمل فائلوں کا ملتان دفتر کی مرکزی لائبریری میں رکھا۔ باقی ماندہ رسائل سے دوسرا سیٹ چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کی بخاری لائبریری کے لئے بھجوادیا گیا۔ پھر بھی مزید اتنا ریکارڈ جمع ہوگیا کہ ایک مکمل پک اپ خدام الدین کے سابقہ رسائل کی بھر کر خدام الدین شیرانوالہ اپنے مخدوم گرامی مولانا میاں محمد اجمل قادری کی خدمت میں ارسال کی۔ کئی کارٹن مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کو بھجوائے گئے۔ اس دوران ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کی فائلوں کو بھی مکمل کرنے کا عمل جاری رہا۔ خدام الدین تو حضرت مولانا عبیداللہ انور کے اختتامی دور تک تقریباً ۹۹ فیصد مکمل ہوگیا اور ترجمان اسلام ۹۵ فیصد مکمل ہوگیا۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور مرحوم کے وصال کے بعد دونوں رسالوں کی اشاعت میں تسلسل کا فقدان ہوا۔ پھر ناغہ پھر کبھی کبھار، پھر مکمل بندش کے سانحہ سے دوچار ہوئے۔ قارئین سوچیں گے فقیر تکرار کے ساتھ اس بات کا تذکرہ کر رہا ہے۔ اس کا باعث صرف یہ ہے کہ اپنے دور میں یہ دونوں رسائل ہمارے

مسلک کے صرف ترجمان نہیں بلکہ مسلک کی آبرو شمار ہوتے تھے۔ ان کا طنطنہ آج بھی یاد آتا ہے تو حساس دل اب محرومی کے درد سے بھر جاتا ہے۔ خدام الدین کی فائلوں کے اشاریہ پر مشتمل دو جلدیں جناب صلاح الدین ٹیکسلا والوں نے شائع کردیں اور پھر انہوں نے ان تمام رسائل کو انٹرنیٹ پر ڈالنا شروع کیا۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۵ء تک کا تمام ریکارڈ اب انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ سنا ہے کہ ترجمان اسلام کو بھی کوئی صاحب نیٹ پر ڈالنے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ حق تعالیٰ ان کو کامرانی سے بہرہ ور فرمائیں۔

(آج ۲۲؍مارچ ۲۰۲۳ء ہے اس تحریر کے وقت ہی بہاول پور سے اطلاع آئی ہے کہ قدیم کے قریباً سو سے زائد رسائل خدام الدین کے کوئی صاحب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں جمع کراگئے ہیں)

۱۹۷۶ء میں حضرت مولانا عبیداللہ انور کی خواہش پر شعبان و رمضان میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے تفسیر قرآن مجید شیرانوالہ جامع مسجد میں پڑھائی۔ پوری تفسیر کے جملہ اسباق مولانا محمد یوسف خان استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ نے تحریر کئے۔ ان کو بنیاد بناکر آپ نے حضرت مفتی محمود صاحب کے درسی افادات کو تین جلدوں میں ''تفسیر محمود'' کے نام پر مرتب کیا۔ جو مارکیٹ میں مل جاتی ہے اس میں حضرت مولانا احمد علی لاہور کا ترجمہ متن نیچے درج کیا گیا ہے۔

ابھی حال (۲۰۲۲ء) میں جناب مولانا محمد زاہد انور شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ عثمانیہ شورکوٹ ضلع جھنگ نے ''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' کے نام سے دو جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت شیخ لاہوری کے ترجمہ قرآن عزیز کو شامل اشاعت کرکے سعادتوں کو سمیٹا ہے۔

اسی طرح حضرت لاہوری کے خطبات جمعہ بھی غالباً کسی نے شائع کئے تھے۔ آپ کے ۳۲ رسائل کا ایک مجموعہ تھا جو انجمن خدام الدین لاہور کے تحت شائع ہوتا رہا۔ شاید کمپیوٹر ایڈیشن بھی آگیا ہے۔ غرض حضرت لاہوری کے خطبات جمعہ، مجموعہ رسائل ہفت روزہ خدام الدین لاہور ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور، ترجمہ قرآن عزیز تو الحمدللہ بآسانی یا معمولی جدوجہد سے مل جاتے ہیں۔ لیکن آپ نے اپنی زندگی میں سالہا سال قرآن مجید کی تفسیر پڑھائی۔ بلامبالغہ سینکڑوں علماء، مشائخ اور جدید تعلیم یافتہ حضرات نے آپ سے تفسیر قرآن مجید پڑھی۔ ان میں شیخ التفسیر مولانا عبداللہ بہلوی، قبلہ حضرت مولانا میاں عبدالہادی دین پوری، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا بشیر احمد پسروری، مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ، مولانا عبیداللہ انور، مولانا قاضی زاہد الحسینی ایسے علم و فضل کے پہاڑ، شریعت و طریقت کے بحر ذخار بیسیوں کی تعداد میں شامل تھے۔

مولانا سمیع الحق کا شاہکار

لیکن ان حضرات میں سے قدرت حق نے یہ سعادت حضرت مولانا سمیع الحق شہید کے حصہ میں لکھی

تھی کہ آپ نے ۱۹۵۸ء میں چار ماہ (رمضان تا ذی الحجہ) حضرت امام لاہوری سے تفسیر پڑھی اور اپنے استاذ کے درسی افادات کو قید تحریر میں لاتے گئے۔ ۲۰۱۰ء کے بعد ان کے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ حضرت امام لاہوری کے تفسیری درسی افادات کو مرتب کر کے شائع کرنا چاہئے۔ پہلے تو اپنی درسی کاپیوں کو نئے سرے سے صاف کرایا۔ اس دوران بہت سارے حضرت لاہوری کے شاگردوں کے تحریر کردہ تحریری درسی افادات کے مسودے مل گئے۔ ان کو صاف تحریر کرایا۔ اس مجاہدہ کے لئے مولانا محمد فہد حقانی فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کو حق تعالیٰ نے توفیق رفیق فرمائی کہ وہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مل گئے۔ وہ مسودہ جات کی تبییض کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق کو دکھاتے اور آپ ان پر نظر ثانی، حک واضافہ کرتے۔ یوں کئی سال کی شبانہ روز محنت سے ۲۷ پاروں پر کام ہمارے مخدوم حضرت مولانا سمیع الحق نے مکمل کرلیا۔ تین پاروں پر کام رہ گیا تھا کہ وہ اللہ رب العزت کے ہاں چل دیئے۔ اس کی تکمیل ونگرانی کے لئے حضرت مرحوم کے علمی جانشین، ماہنامہ الحق کے ایڈیٹر، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اجل مدرس مولانا راشدالحق سمیع کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

اس دوران میں دارالعلوم حقانیہ کا ترجمان ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کا چار ضخیم جلدوں پر شاہکار نمبر بھی شائع کیا گیا اور تفسیر کے کام کو بھی ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھاتے رہے۔ تفسیر کا اکثر حصہ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی زندگی میں کمپوز ہوکر پروف ریڈنگ اور نظر ثانی کے مراحل طے کر چکا تھا۔ اس کام کو آپ کی شہادت کے بعد بڑی تیز رفتاری کے ساتھ جاری رکھا گیا۔ تاآں کہ ’’تفسیر لاہوری‘‘ کے نام پر یہ درسی افادات حضرت مولانا احمد علی لاہوری قریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل دس جلدوں کا حامل سیٹ منصۂ شہود پر آ گیا۔

فقیر راقم نے روزنامہ اسلام میں پڑھا کہ تفسیر چھپ گئی ہے، سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر سے واپسی پر ملتان دفتر میں حضرت مولانا ارشد الحق سمیع کی عنایت سے مکمل سیٹ نے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشا۔ دو دن تک اس کی ورق گردانی کا شرف حاصل کیا۔ پھر اپنے مخدوم زادہ مدظلہم کے حکم کی تعمیل میں محو قلم وقرطاس ہوگیا۔

ٹائیٹل پر درسی افادات حضرت مولانا احمد علی لاہوری، ضبط وتالیف حضرت مولانا سمیع الحق شہید، تکمیل ونگرانی مولانا ارشد الحق سمیع، ترتیب وتدوین مولانا محمد فہد حقانی کے اسماء گرامی ہیں۔ مؤتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے اسے شائع کیا۔ جلد بندی، کاغذ، کمپوزنگ، چھپائی عمدہ ذوق کا مظہر اتم ہیں۔

قریباً پون صدی بعد درسی افادات پر مشتمل ’’تفسیر لاہوری‘‘ کا دس جلدوں پر شایان شان شائع ہونا، حضرت الامام لاہوری کی کرامت اور حضرت مولانا سمیع الحق شہید کا عظیم شاہکار ہے۔ اس کی اشاعت

پر تمام حضرات جنہوں نے کسی بھی طور پر اس کی اشاعت میں حصہ لیا وہ سب ہزاروں ہزار مبارک باد کے مستحق ہیں۔اس تفسیر کی تکمیل کے لئے آخری سورت والناس کی تکمیل قبرستان حقانیہ میں مولانا سمیع الحق کی قبر مبارک پر کی گئی جوان حضرات کے ذوق عالی اور والہانہ محبت کی دلیل بیّن ہے۔

قدرحق کے اپنے فیصلے ہیں کہ ہزاروں بار خواہش کے باوجود اس تفسیر کے مؤلف ہمارے مخدوم مولانا سمیع الحق مرحوم اس کی اشاعت کا دیدار نہ کرسکے۔مولانا محمد فہد حقانی کتنے بخت آور ہیں کہ وہ اپنی محنت کا ثمرہ کتابی شکل میں ملاحظہ کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی اور نامور علماء دین مولانا انوار الحق حقانی،مولانا عبدالقیوم حقانی،مولانا شاہد سہارن پوری،مولانا مفتی غلام الرحمٰن حقانی ایسے بیسیوں حضرات کی تقاریظ اس کاوش کی ثقاہت پر برہان قاطع ہیں۔

عرصہ بعد اس کتاب کے دیدار سے ایمان وروح کو ایسی بالیدگی ملی کہ مدتوں اس کی لذت سے طبیعت فرحاں رہے گی۔متن،ترجمہ،رکوع کا خلاصہ اور جگہ جگہ تفسیری وتوضیحی ارشادات،حالات حاضرہ کی تمام جزئیات تک کا واضح حل اور حکم اس تفسیر کی خوبی ہے۔رب کریم اپنے نبی مکرم ﷺ کے ذریعہ اپنی مخلوق کو ابدالاباد تک کے لئے کیا ارشاد فرمایا۔اس کا جواب یہ تفسیر لاہوری ہے۔جو سراپا سہل انداز میں مرتب ومہذب کی گئی اور یہ کہ سلف صالحین سے لے کر آج تک تمام تفسیروں کی تائید سے مزین ہے۔

ہر بات اصلاح خلق اور اتحاد امت کی نظیر ہے،تشتت وافتراق کے شائبہ سے بھی پاک ہے۔تفسیر قرآن مجید کی دنیا میں شاندار اور وقیع اضافہ ہے۔پڑھیں گے تو محسوس کرلیں گے کہ قرآن مجید کا ’’آسان فہم ‘‘آپ کے قلب وجگر میں خیمہ زن ہوگیا ہے۔قیمت درج نہیں۔ملنے کا پتہ:دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ہے۔

ختم نبوت کانفرنس بھسین لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰؍مارچ ۲۰۲۳ء کو سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ کھارہ کھوہ روڈ بھسین لاہور میں شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی سرپرستی اور ولی کامل مولانا محمد حنیف کی صدارت میں منعقد ہوئی۔کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا،مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،مولانا عزیز الرحمٰن ثانی،سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم،مولانا خالد محمود،مولانا سعید وقار،قاری ظہور الحق،مولانا عبدالعزیز،سر محمد ارشاد،مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ،مولانا محمد زبیر جمیل،مولانا عبیدالرحمٰن معاویہ،مولانا ابوبکر حسانی،مولانا سمیع اللہ سمیت کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور شرکت کی۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

حضرت شیخ الہندؒ کا ترجمہ قرآن مجید اور مولانا عزیز گلؒ

حضرت شیخ الہندؒ نے قرآن حکیم کے ترجمہ اور ابتدائی سورتوں کی تفسیر کا اکثر کام مکہ مکرمہ اور طائف میں قیام کے دوران مکمل کرلیا تھا اور یہ اوراق ان کو بہت عزیز تھے اور وہ ان کی بہت حفاظت فرماتے تھے۔ جب ہمیں قید کر کے مصر سے مالٹا لے جایا جارہا تھا تو یہ بحری سفر تھا، جہاز روانہ ہونے کی تھوڑی دیر بعد خطرے کے سائرن بجنے لگے، ہمیں بتایا گیا کہ ایک شدید بحری طوفان کا خطرہ ہے اور طوفان کا رخ ہمارے جہاز کی طرف ہے، خطرے کے پیش نظر حفاظتی کشتیاں بھی جہاز کے ساتھ باندھ دی گئی تھیں اور ہمیں حفاظتی سامان بھی مہیا کر دیا گیا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ اور ہمارے دیگر رفقاء نے اپنے سامان کو سمیٹا اور پھر نہایت اطمینان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ جہاز کا عملہ اور دیگر قیدی از حد پریشان تھے، ایسے میں حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ اگر طوفان آیا تو سب کی حتی المقدور کوشش یہ ہوگی کہ اپنی جانوں کو بچائیں مگر مجھے قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر کے ان اوراق کی حفاظت کی فکر ہے، یہ متاع عزیز کہیں طوفان کی نظر نہ ہوجائے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے (مولانا عزیز گلؒ) دے کر فرمایا کہ ہمارے ساتھیوں میں تم سب سے زیادہ طاقتور، لحیم جسیم اور قدرآور ہو، یہ متاع عزیز تمہارے سینے سے باندھ دیتے ہیں۔ دیگر ساتھی شاید طوفان کا مقابلہ نہ کرسکیں، ظاہری طور پر تم ہی سے یہ امید ہے کہ تم مقابلہ کر کے بحفاظت طوفان سے بچ سکو گے اس لئے یہ تمہارے سینے سے بندھواتے ہیں قرآن حکیم اور اس کے ترجمہ اور تفسیر کے اوراق کا وہ مسودہ میرے سینے سے باندھ دیئے گئے۔ اللہ کی قدرت دیکھیں کہ طوفان نے قریب آتے ہی اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور خطرہ ٹل گیا۔ (کوہ گراں ص۷۹، ۸۰)

حضور ﷺ کی زیارت

مولانا عزیر گلؒ کو ایک رات میں گیارہ مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ عشق رسول ﷺ مولانا عزیر گلؒ کا سب سے بڑا سرمایہ تھا۔ اسی دولت نے ان کو ایثار وقربانی اور عظمت کے بلند ترین مقام تک پہنچایا۔ دیوبند کے مشہور عالم وبزرگ حضرت میاں اصغر حسینؒ اور مشہور مجاہد مولانا عزیر گلؒ اسیر مالٹا دونوں حضرت مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد آپس میں بے تکلف تھے۔ حضرت میاں صاحب عامل بھی تھے اور عام طور پر مشہور تھا کہ جنات ان کے زیر اثر ہیں۔ مولانا عزیر گل نے کسی دن حضرت میاں سے بے تکلفانہ انداز میں

فرمایا کہ تم بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو، ہمیں حضور ﷺ کی زیارت کرادو۔ سردی کا موسم، رات کا وقت تھا، میاں صاحب نے مولانا عزیر گلؒ کو کھانا کھانے میں کافی تاخیر کی، پھر نماز عشاء اور چائے وغیرہ میں لگائے رکھا۔ دیوبند میں اس زمانہ میں آبادی بہت کم، سڑکیں خراب اور بجلی کی روشنی بالکل نہیں تھی۔ رات کے ۱۰، ۱۱ بجے کا عمل ہوگا تو حضرت میاں صاحب نے مولانا سے کہا کہ مولانا! اب اس اندھیرے میں آپ کہاں جائیں گے۔ آپ کا مکان بہت دور ہے، سڑکیں صاف نہیں، بس اب یہاں ہی آرام کیجئے۔ مولاناؒ مان گئے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے پلنگ پر مولانا عزیر گلؒ کو لٹا دیا۔ صبح سویرے مولانا عزیر گلؒ نے فرمایا کہ رات گیارہ دفعہ مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی، جس کروٹ لیٹتا تھا اسی کروٹ حضور ﷺ کے جمال سے مشرف ہو جاتا۔ (کوہ گراں ص ۱۳۰)

حضرت شیخ الہند کی نمائندگی

مالٹا سے رہائی کے بعد ۸؍جون ۱۹۲۰ء کو ہندوستان واپسی ہوئی، تحریک خلافت زوروں پر تھی۔ حضرت شیخ الہندؒ نے باوجود بیماری کے اس تحریک میں بھی زبردست حصہ لیا۔ تحریک خلافت کی بات چلی تو حضرت مدظلہ فرمانے لگے کہ ایک دفعہ کلکتہ میں خلافت کمیٹی کا ایک اہم جلسہ تھا، حضرت شیخ سے عرض کیا گیا کہ وہ اس جلسہ کی صدارت فرمائیں۔ حضرت شیخ تو بیماری کی وجہ سے نہ جاسکے۔ اپنی جگہ مجھے (مولانا عزیر گل) جانے کو کہا، میں بڑے غصے میں تھا، بہرحال تعمیل ارشاد کی اور میں کلکتہ پہنچا۔ جب میں نے مولانا شوکت علی مرحوم کو بتلایا کہ حضرت تو بوجہ بیماری تشریف نہیں لا سکے ہیں، البتہ انہوں نے مجھے اپنی جگہ بھیجا ہے تو شوکت علی پھولے نہیں سمائے، کہنے لگے کہ آپ کی شرکت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ ہمارے شریک ہیں۔ مجھے سینے سے لگالیا، پھر مجھے پورے سٹیج پر گھمایا اور کہنے لگے کہ یہ حضرت شیخ الہندؒ کے نمائندے کی حیثیت سے اجلاس میں شریک ہیں۔ میں بعد میں ایک بوڑھے شخص کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا، بعد میں پتہ چلا کہ یہ حضرت شیخ کے دوست حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ ہیں، انہوں نے مجھ سے تنہائی میں میرا نام پوچھا تو میں نے عزیر گل بتلایا، فرمانے لگے نہیں...... محمد عزیر...... میرے نام کی تبدیلی حضرت امروٹی نے کی۔ اب اس کے بعد سے اکثر اپنا نام محمد عزیر لکھتا ہوں۔ (کوہ گراں ص ۱۵۲، ۱۵۳)

مولانا محمد عزیر گلؒ

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ ان (مولانا عزیر گل) کے مزاج آشنا اور واقف رموز شخصیت تھے۔ انہوں نے انہیں تدریس کی جانب مائل کیا۔ لہٰذا ان کی تحریک پر مدرسہ رحمانیہ رڑکی جو اکابر کی یادگار تھا، اس کے صدر مدرس متعین ہوئے۔ یہاں سے مولانا عزیر گلؒ نے گلیم فقر اوڑھ لی۔ جہادی سرگرمیاں تو ختم ہو چکی

تھیں، سیاسی سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ عزیر گلؒ نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ دیوبند کی خلافت کمیٹی کے صدر رہے اور درس وتدریس میں پورے انہاک سے مشغول ہوگئے، پھر ان کے کسی متحرک سیاسی کردار کا سراغ نہیں ملتا۔ البتہ جمعیت علمائے ہند کے مؤید رہے اور مولانا حسین احمد مدنیؒ سے وابستگی رہی۔ ۲۳ سال تک وہ رڑکی کے صدر مدرس رہے اور ۱۹۴۵ء میں وطن واپس آگئے، سخاکوٹ مردان میں آبائی زمین پر کچا مکان تعمیر کیا اور مستقل سکونت اختیار کرلی۔ (کوہ گراں ص۴۹)

منکیرہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مسجد عائشہ صدیقہ میں ۲۳ فروری ۲۰۲۳ء بعد نماز عشاء منعقد کی گئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے شرکت اور خطابات کئے، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا پیر سیف اللہ احمد نقشبندی، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطابات کئے، کانفرنس کا آغاز حافظ جواد یوسف کی تلاوت اور مولانا قاسم گجر کی نعت مقبول سے ہوا، مولانا ضیاء الرحمٰن منکیرہ نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علمائے کرام مولانا ضیاء الاسلام، مولانا عبداللطیف حیدرآباد، مولانا نادر تنویر مولانا عبدالرشید ۶۹ چک نمبر، مفتی اشفاق، مولانا نسیم مولانا اظہار الحق دریاخان چوہدری عثمان، امتیاز انجم، ودیگر احباب نے شرکت کی، مولانا عبدالماجد حیدری کی نگرانی میں کارکنان ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

دریاخان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریاخان کے زیراہتمام ۶/ مارچ ۲۰۲۳ء بعد نماز عشاء جامع مسجد فردوس میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت کلام سے اغاز ہوا، نعتیہ کلام حافظ ابوبکر مدنی کراچی نے پیش کیا، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مفتی انتظار دلیوالہ دریاخان، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کے خطابات ہوئے، کانفرنس میں مولانا محمود الحسن فریدی حافظ عبدالحمید ساجد جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام بھکر ودیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ اسٹیج کے فرائض مفتی محمد عمر جرار پنجگرائیں نے سرانجام دیئے، کانفرنس کے تمام انتظامات قاری ساجد اقبال انصاری کی نگرانی میں کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریاخان نے سرانجام دیئے۔

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 16 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

پادری فنڈر نے کہا: ایسے ’’سہوِ کاتب‘‘ سے متن میں کچھ خرابی پیدا نہیں ہوئی۔

قاضی القضاۃ محمد اسد اللہ صاحب: پوچھنے لگے کہ: ’’متن‘‘ کیا چیز ہے؟

پادری فنڈر نے اس سوال پر برہم ہوتے ہوئے کہا: کئی مرتبہ تو بیان اور ثابت کر چکا ہوں! اور کب تک بیان کرتا رہوں! پھر کہا: کہ ’’متن‘‘ سے مراد مسیح کی الوہیت، اور تثلیث اور کفارہ وشافع ہونا اور ان کی تعلیمات ہیں۔

فاضل مناظر شیخ رحمت اللہؒ نے فرمایا کہ: آپ کی طرح ’’ہنری واسکاٹ‘‘ کے جمع کرنے والوں نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس قسم کی غلطیوں سے مقصودِ اصلی میں کوئی فرق نہیں پڑا لیکن یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب تحریف بجمیع انواع قصداً وسہواً ثابت ہوگئی تو پھر کون سی دلیل کی ضرورت ہے؟ کہ اس سے (نو دس آیتیں جن میں تثلیث کا ذکر ہے) کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پادری فنڈر نے کہا کہ: متن میں تحریف اس وقت ثابت ہوگی کہ کوئی ایسا قدیم نسخہ نکالو جس میں مسیح علیہ السلام کی الوہیت لکھی ہوئی نہ ہو، اور اس میں لکھی ہوئی ہو۔ اور اس میں مسیح علیہ السلام کا کفارہ ہونا لکھا ہوا نہ ہو اور اس میں لکھا ہوا ہو۔

شیخ رحمت اللہؒ نے فرمایا: ہمارے ذمہ صرف اتنی بات تھی کہ ان کتابوں کا مشکوک اور محرَّف ہونا ثابت کر دیں تو وہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔ اور اتنا کچھ ثابت کرنے سے ساری کتاب مشکوک ہوگئی۔ لیکن آپ ہیں کہ بعض جگہ تحریف ثابت ہونے کا آپ اقرار بھی کرتے ہیں پھر اس کے باوجود بعض مقامات کی نسبت تحریف سے بچے رہنے کا دعویٰ بھی کیے جاتے ہیں تو اس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے نہ کہ ہمارے ذمہ۔ (کیونکہ ہمارا منصب اور ہمارا کام جو باہمی مراسلت اور خط وکتابت کے ذریعے طے شدہ باتوں اور آپ کے اقرار کے مطابق ’’نسخ، تحریف، اور تثلیث‘‘ کے مسائل پر اعتراض کرنا تھا، اور آپ کے ذمہ جواب دینا تھا، اور ہم نے اپنا فرض منصبی پورا کر دیا پھر ہم سے کس چیز کا مطالبہ؟)۔ نیز ایک اور بات بھی آپ سے دریافت کرنے کے قابل ہے کہ آپ کاتب کے ان سہوؤں میں سے کسی سہو کو جسے ہم ’’تحریف‘‘ کہتے ہیں، اور آپ نے اس وقت بھی اس کا اقرار کیا، تو کیا یہ مسلّمہ سہو تم سارے نسخوں میں تسلیم کرتے ہو یا نہیں؟

پادری فنڈر نے کہا کہ: ہاں! ایسا سہو تو سارے نسخوں میں پایا جاتا ہے۔

پادری فرنچ نے پادری فنڈر کو یہ بات کہنے سے روک دیا، تو اس پر۔

پادری فنڈر کہنے لگا: ہم سے غلطی ہوگئی، پادری فرنچ صاحب ٹھیک اور خوب کہتے ہیں۔

قاضی القضاۃ صاحب نے کہا: اب رجوع (کہ ہم سے غلطی ہوگئی) کا کیا فائدہ؟ اب کچھ نہیں بنتا، آپ کا قولِ اول سند و معتبر ہوگیا۔

پادری فنڈر نے کہا: نہیں! میں نے غلطی کی ہے، اور میں اس حوالے سے کوئی حتمی اور یقینی بات نہیں کہہ سکتا، ہاں! شاید وہ سہو ''عبری'' میں نہ ہو ''یونانی'' میں ہو، اور اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل مناظر نے فرمایا: اگر ہم بعض ایسے مقام بتلادیں جن کے متعلق آپ کے مفسرین بھی اقرار کرتے ہوں کہ سابق میں ایسا تھا، اور اب ''عبری'' کے کسی نسخہ میں جس کو آپ بالفعل مستند سمجھتے ہیں، نہیں ہے۔ تو آپ اس کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

پادری فنڈر نے کہا: اس سے ''متن'' میں نقصان لازم نہیں آتا۔

ڈاکٹر وزیر خان صاحب نے کہا کہ عبارت کے بہت سے اختلافات کے باعث بلاشبہ مقصودِ اصلی میں خلل پڑ جاتا ہے۔ فرض کیجئے! کہ اگر ''گلستان'' کے کئی ایک نسخے عبارت میں ایسے مختلف ہوں کہ ایک کی ترجیح دوسرے پر ممکن نہ ہو، تو ایسی صورت میں ہم جزم و یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ ''شیخ سعدیؒ'' کی عبارت یہ ہے، اور جہاں کہیں سینکڑوں مختلف نسخے ہوں اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے سکیں تو وہاں بلاشبہ ممکن ہے کہ مقصودِ اصلی میں تغیر ہوجائے۔ اور ہمارے نزدیک ''انجیل'' فقط وہی تھی جو مسیح علیہ السلام کا قول ہے وہ بھی مشتبہ ہوگئی۔

پادری فنڈر نے کہا: اس بات کا مختصر سا جواب دیجئے! کہ آپ متن کو مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو آئندہ ہفتے اس پر مباحثہ کیا جائے گا، کیونکہ ہم باقی مباحثہ میں اس کتاب کی نقلی دلیلوں کے سوا کوئی دلیل اور نہیں لاسکتے ہیں۔ اور ہم عقل کو کتاب کا محکوم اور اس کے تابع جانتے ہیں، کتاب کو عقل کا محکوم نہیں سمجھتے۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل نے فرمایا: کہ جب ان کتابوں میں آپ کے اقرار سے بھی کمی بیشی ثابت ہوئی اور اس وجہ سے تحریف ثابت ہوگئی تو ہمارے نزدیک وہ مشتبہ ہیں۔ اور ہم ہرگز اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ متن میں غلطی نہیں ہوئی۔ لہٰذا آئندہ کے دو مباحثوں (یعنی ''تثلیث'' اور ''آنحضرت ﷺ کی نبوت'' کے مباحثہ) میں ان کتابوں سے دلیل نہ لائیے گا! کہ ہم پر اس سے کوئی الزام نہیں آتا۔

پادری فرنچ نے کہا: کہ تم نے ہماری تفسیروں سے ان تحریفوں اور غلطیوں کو نکالا ہے اور وہ مفسر

حضرات تمہارے نزدیک بھی معتبر ہیں، تو ان مفسروں نے جس طرح ان مقامات کو لکھا ہے اسی طرح یہ بات بھی لکھی ہے کہ ان مقامات کے سوا اور کسی دوسرے مقام میں خرابی نہیں ہوئی، اور ایسا ہی کچھ ’’پادری فنڈر صاحب‘‘ نے کہا، ان سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔؟

شیخ رحمت اللہ فاضل عالم نے فرمایا: کہ ہم نے ان علماء کے اقوال الزامی طور پر نقل کیے ہیں، نہ یہ کہ یہ لوگ ہمارے نزدیک معتمد اور ان کی ساری باتیں اعتبار کے لائق اور سند ہیں۔ اور ’’پادری فنڈر صاحب‘‘ کی طرف رخ کر کے کہا: کہ آپ نے ’’تفسیر بیضاوی‘‘ اور ’’کشاف‘‘ سے کچھ نقل کیا ہے یا نہیں؟

پادری فنڈر نے کہا: ہاں!

شیخ رحمت اللہ فاضل نے کہا: کہ جس طرح ان مفسرین نے ان باتوں کو لکھا ہے جن کو آپ نے اپنا مفید مطلب جان کر نقل کیا ہے، اسی طرح انہوں نے اور دیگر سب مفسرین نے بالاتفاق یہ بات بھی لکھی ہے کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان (یعنی حضرت محمد ﷺ) کا منکر کافر ہے۔ اور قرآن پاک بے شک خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ تو کیا آپ حضرات ان مفسرین کے اس دوسرے قول کو بھی مانتے ہیں یا نہیں؟

پادری فنڈر نے کہا: نہیں!

شیخ رحمت اللہ نے فرمایا: کہ ہم بھی اسی طرح آپ کے مفسرین کے دوسرے قول کو نہیں مانتے۔

پادری فنڈر نے پھر یہی کہا: کہ آپ مختصر سا جواب (ہاں یا نہیں میں) دیجئے! کہ آپ متن کو مانتے ہیں یا نہیں۔

ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے کہا: کہ یہ سوال تفصیل طلب ہے۔ جب تک ہم ایک بات مکمل طور پر نہ کہہ لیں اور اس سے فارغ نہ ہو جائیں تب تک جواب نہیں دے سکتے۔

پادری فنڈر نے کہا: کہ مختصر کہیے! ہاں یا نہیں!

شیخ رحمت اللہ نے فرمایا: کہ ہم متن کو تسلیم نہیں کرتے، اور جب اس کتاب میں تحریف کا ہو جانا آپ کے اقرار سے بھی ثابت ہو چکا ہے اور پہلی مجلس میں سات آٹھ جگہ تو آپ نے آیتوں میں تحریف تسلیم بھی کی ہے، تو ہمارے نزدیک تو متن جسے آپ مقصودِ اصلی کہتے ہیں، مشتبہ ہو گیا۔ اور ہمارا منصب اس باب میں صرف اتنا ہی تھا کہ اس کتاب کا مشکوک اور محرَّف ہونا ثابت کر دیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ظہور میں آ گیا اور متن یعنی مقصودِ اصلی میں عدم تحریف کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ نہ کہ ہمارے ذمہ۔ اور ہم مباحثہ کے لئے دو مہینے تک حاضر ہیں، اور اس مباحثہ کے لئے ہم کچھ عذر نہیں رکھتے۔ مگر یہ کتاب ہمارے

لئے کسی طرح بھی حجت نہیں ٹھہر سکتی۔ اور اس سے دلیل پیش کرنا ہمارے الزام کے لئے کافی نہیں۔ اس کے سوا جو کچھ دلیل آپ کے پاس ہو خواہ تثلیث کے بارے میں خواہ آنحضرتﷺ کی نبوت اور رسالت کے بارے میں، اسے پیش کیجئے!

مولوی فیض احمد صاحب: سرشتہ دار نے پادری فنڈر کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کہ تعجب ہے کہ کتاب میں تحریف واقع ہو اور متن میں کوئی خرابی واقع نہ ہو۔

اس پر مباحثہ ختم ہوا۔ اور فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔

بعد ازاں تقریری مباحثہ کی امید پر تحریری گفتگو (یعنی خط و کتابت) کا مرحلہ شروع ہوا مگر وہ امید پوری نہ ہوئی (یعنی دیگر مسائل پر مباحثہ نہ ہو سکا)۔

تم البحث و الکلام فی ’’مسئلة التحریف‘‘ تاما کاملا فالحمد للّٰہ علیٰ ذلک!

مباحثہ و مناظرہ تقریریہ کے بعد فریقین کے مابین’’مراسلت و مکاتبت‘‘ جاری ہے!!

ختم نبوت کورس اچھرہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام ۱۳ تا ۱۹/ مارچ ۲۰۲۳ء کو سات روزہ شعور ختم نبوت کورس برائے خواتین مدرسہ جامعہ فاطمۃ الزہراء اچھرہ لاہور میں ہوا۔ کورس میں کثیر تعداد میں خواتین اسلام شریک ہوئیں۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سیکرٹری جنرل و مہتمم مدرسہ ہذا مولانا علیم الدین شاکر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، مولانا نیاز احمد، انجینئر حافظ نعیم الدین شاکر و دیگر علماء نے لیکچرز دیئے۔ کورس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح اور بنیاد ہے، عقیدہ ختم نبوت ایمان رکھے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا خواتین نے اسلام کے لئے عظیم قربانیاں دیں، اسلام کی ترویج اور اشاعت میں خواتین کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ خواتین اسلام اپنا آئیڈیل امہات المومنین، بنات رسول اور صحابیات کو بنائیں اور اپنی زندگی ان کے طریقوں کے مطابق بسر کریں۔ کورس کی اختتامی تقریب ہفتہ کو منعقد ہوئی۔ جس میں تمام شرکاء کورس کو تعریفی اسناد اور ختم نبوت کے متعلق لٹریچر دیا گیا۔ مدرسہ کی جانب سے امتحان میں اول دوم سوم آنے والی خواتین کو خصوصی انعامات اور شیلڈز دی جائیں گی۔ کورس کی اختتامی دعا عالمی مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس نے کرائی۔

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور

(۲۰رمئی ۱۹۵۹ء......۱۷رمارچ ۲۰۲۳ء)

مولانا اللہ وسایا

لاہور میں ایک بزرگ مولانا محمد اسحٰق قادری تھے جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید تھے اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری سے روحانی تعلق تھا۔ ان کے ہاں ایک بیٹا باغبان پورہ لاہور میں پیدا ہوا۔ ان کا نام حضرت لاہوری نے جمیل الرحمٰن اختر تجویز کیا اور گھٹی بھی دی۔ یہ بچہ آگے چل کر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کے نام سے جانے پہچانے گئے۔

قاری جمیل الرحمٰن نے ناظرہ قرآن مجید گھر پر والدین سے پڑھا۔ مدرسہ جامعہ قادریہ لاہور میں قاری بشیر احمد اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں قاری محمد صدیق سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ۱۹۷۵ء میں درجہ فارسی صرف ونحو جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں پڑھا۔ ۱۹۷۷ء میں خطیب اسلام مولانا قاری محمد اجمل خان نے جامعہ رحمانیہ قلعہ گجر سنگھ لاہور میں درجہ کتب کا آغاز کیا اس کی افتتاحی تقریب میں مولانا عبیداللہ انور، مولانا محمد اسحاق قادری، مولانا حمید الرحمٰن عباسی شریک ہوئے۔ قاری جمیل الرحمٰن اختر کو درجہ کتب میں پہلے طالب علم کا اعزاز حاصل ہوا۔ اگلے سال ۱۹۷۸ء میں جامعہ رشیدیہ ساہی وال میں داخلہ لیا اور پھر موقوف علیہ تک چار سال یہاں پڑھا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری، علامہ مولانا غلام رسول، مولانا مفتی مقبول احمد، مولانا حافظ محمد صدیق، مولانا مختار احمد مظاہری ایسے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اس زمانہ میں آپ کے ہم درس حضرات میں مولانا طارق جمیل خطیب اسلام بھی شامل تھے۔ اگست ۱۹۸۲ء سے مئی ۱۹۸۳ء دورہ حدیث شریف جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے کیا۔ آپ کے اساتذہ میں شیخین کریمین بھی تھے۔ اپنے والد گرامی مولانا محمد اسحٰق قادری اور مولانا سرفراز خان صفدر سے گویا دو دفعہ دورہ تفسیر بھی کیا۔ فراغت سے تین سال بعد تک مسلم کالونی شالیمار میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ ۱۹۸۷ء میں اپنے والد گرامی کی موجودگی میں ان کے حکم پر جامع مسجد امن سے خطاب جمعہ کا آغاز کیا اور پھر زندگی کے آخر تک اس سلسلہ کو استقامت سے جاری رکھا۔ کچھ عرصہ (۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۹ء) اسی مسجد امن جامعہ قادریہ حنفیہ میں درس نظامی کی بھی تدریس کی۔ زمانہ طالب علمی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے ۱۹۷۴ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ، ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں سرگرم عمل رہے۔ آپ خوب نظریاتی

عالم دین اور بھرپور متحرک مذہبی رہنما تھے۔ زندگی بھر جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے بھرپور خدمات جلیلہ انجام دیں۔ پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی اور صوبائی عہدوں پر فائز رہے اور مولانا زاہد الراشدی کے دست و بازو کا مقام آپ کو حاصل تھا۔ اپنے والد گرامی مولانا محمد اسحٰق قادری اور امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر سے خلافت کا بھی اعزاز حاصل کیا۔

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے سید امین گیلانی کے کلام کا ایک مجموعہ ''نفیر ایمان'' کے نام پر شائع کیا۔ مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالکریم ندیم کے خطبات بھی کئی جلدوں میں آپ نے شائع کرائے۔ مولانا نور محمد تونسوی کی کتاب ''الحیات بعد الممات'' یعنی قبر کی زندگی جیسی ضخیم کتاب الفرقان لکھنؤ کا شاہ ولی اللہ نمبر بھی شائع کیا۔ ایصال ثواب، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، خود بھی کئی رسائل تصنیف کئے۔ عرصہ تک شریعت کونسل پاکستان کے ترجمان ماہنامہ نوائے شریعت کے بھی ایڈیٹر رہے۔ مسجد امن باغبان پورہ لاہور میں قرآن مجید کا یومیہ درس چار بار مکمل کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک تبلیغی رابطہ کمیٹی مقرر کی قاری جمیل الرحمٰن اختر اس کے روح رواں تھے۔ بادشاہی مسجد لاہور، مینار پاکستان، جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، جامعہ مدنیہ رائے ونڈ، چونگی امرسدھو اقراء روضۃ الاطفال، شالیمار باغ میں بڑی بڑی درجن بھر کانفرنسوں کے انعقاد میں قاری جمیل الرحمٰن اختر کو وہی مقام حاصل تھا جو جسم میں روح کا ہوتا ہے۔ قاری جمیل الرحمٰن ہمیشہ چنیوٹ اور پھر چناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک ہوتے تھے۔ آپ کا بیان بھی ہوتا تھا۔ عرصہ سے جگر کے مرض نے گھیر رکھا تھا۔ آپ ایسے بہادر انسان تھے کہ اس شدید حملہ کے دوران بھی اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ صحت و بیماری کے باوجود آپ کے معمولات میں فرق نہیں آیا۔ آپ کی خوبی تھی کہ ملک بھر میں کسی بزرگ عالم دین اور تعلق دار کا جنازہ ہوتا طویل سفر کر کے بھی اس میں شریک ہوتے۔ اپنے رفقاء کے ساتھ سال میں ایک بار آپ کا تفریحی سفر ہوتا لیکن اسے بھی تبلیغی اور اصلاحی بنا لیتے۔ یوں پورے ملک کی خانقاہوں کے مشائخ عظام کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ ملک میں کہیں کسی نے کسی بے دین فتنہ کے خلاف آواز بلند کی آپ اس کی اعانت کو اپنے اوپر فرض کر لیتے۔ خیر کے کاموں میں کبھی پیچھے نہ رہنے والے رہنما تھے۔ آپ کی گراں قدر متنوع خدمات کا احاطہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایک اچھے انسان، بلند پایہ دوست، مبلغ مجاہد انسان، آخر عمر میں بیماری کے ہاتھوں بستر پر لگ گئے۔

۱۷ ؍ مارچ کو صبح وصال ہوا، اس دن آپ کے صاحبزادہ اور جانشین پیر جی مولانا قاری محمد زبیر نے جنازہ پڑھایا، ہزاروں کا اجتماع تھا، تاریخ کا ایک باب مکمل ہوا۔ مگر ان کی یادیں مدتوں نہ بھلائی جا سکیں گی۔ حق تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمائیں اور ان کے پسماندگان کے حامی و کفیل ہوں۔ آمین!

مرزا قادیانی اور اس کی عبادت

مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

''قال اللّٰہ تعالٰی: انھم یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغباً ورھباً''

اس آیت شریفہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی ایک امتیازی شان بیان فرماتے ہیں کہ فرائض تو فرائض رہے وہ معمولی بھلائی اور نیکی کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ سید الاولین والآخرین نبی کریم ﷺ کی زندگی پر ذرا اجمالی نظر ڈالئے کہ اگر رات کو نوافل شروع کئے ہیں تو پاؤں متورم ہوگئے۔ روزے رکھنے لگے ہیں تو لگا تار روزے ہی رکھے۔ صدقات کے میدان میں آتے ہیں تو اس میں بھی یہی حالت نمایاں ہے جو چیز گھر میں آئی اس وقت تک نیند نہیں کی۔ جب تک اس کو تقسیم نہیں کر دیا۔ باوجود تمام دنیا کی بادشاہت کے گھر میں وہی نان جویں وہ بھی کبھی میسر آتی، کبھی نہیں۔ مہینوں بھر چولہے میں آگ تک نظر نہیں آتی تھی۔ جہاد کا موقع آیا ہے تو اس میں بھی ہر ایک سے آگے ہیں۔ ہر سختی کے موقع پر اپنی ہمت اور بہادری کا ثبوت پیش کر کے مثال قائم کر دی۔ حتیٰ کہ بدن مبارک زخمی اور دندان مبارک تک شہید ہوگئے۔ غرضیکہ نیکی کے جس میدان میں بھی قدم رکھا کسی کو سبقت نہیں لینے دی اور بلندی کے اس مقام تک پہنچایا جہاں کسی کا وہم وگماں بھی نہ پہنچ سکے۔ نبی صادق فداہ ابی وامی کی حیات طیبہ میں یہ سب چیزیں آپ کو نمایاں نظر آئیں گی۔ حضور اکرم ﷺ کے یہ حالات مثل نصف النہار کے خوب آشکارا ہیں۔ اب ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات بھی ملاحظہ ہوں۔ نفلی عبادت تو کجا اس کے ہاں فرائض کی کس حد تک پابندی تھی، رغبت الی اللہ اور استغراق فی اللہ کے بجائے رغبت الیٰ الاموال اور استغراق فی النسا کیسا تھا۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے اور پھر خود ہی فیصلہ کیجئے۔ کیا یہ انسان نبی ہوسکتا ہے بلکہ دعویٰ تو افضل الانبیاء ہونے کا ہے۔

مرزا قادیانی کی نماز

''خاکسار عرض کرتا ہے (بشیر احمد ایم.اے ناقل) کہ یہ بھی درست ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک نمازیں جمع ہوتی تھیں۔ گو سنہ کے متعلق مجھے کوئی ذاتی علم نہیں تھا۔ مگر اب میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہی سنہ درست ہے۔'' (۱۹۰۱ء ناقل) (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۰۲)

نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی عرصہ دراز تک نمازیں جمع کرتا رہا۔ اب شریعت محمدی میں کوئی دکھائے کہ سوائے ایام حج کی چار نمازوں کے بلا عذر نمازیں جمع کرنا کہاں جائز ہے؟

مرزا قادیانی اور روزے

’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے۔ مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باقی چھوڑ دے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا۔ آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے۔ آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار (بشیر احمد ناقل) نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کا قضا کیا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا۔‘‘ (سیرۃ المہدی ص ۶۵ حصہ اوّل)

اب مرزائی صاحبان بتائیں کہ باوجود قدرت کے فدیہ ادا کرنا کہاں جائز ہے۔ جب درمیان میں تندرست ہوگیا تھا تو اسی فدیہ پر اکتفاء کیوں کیا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتے ہیں: ’’فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدّة من ایام اخر‘‘ کہ تم میں سے جو مریض ہو یا سفر میں ہو وہ بعد میں اتنے دنوں کے روزے قضاء رکھ لے۔ لیکن مرزا قادیانی نے باوجود قوت وطاقت کے اسی فدیہ پر اکتفاء کیا اور روزوں کی قضاء نہ کی۔ اب آپ ہی بتائیں کہ مرزا غلام محمد نے اس نص فرقانی اور حکم رحمانی کی مخالفت اور اس سے روگردانی کی یا نہیں۔

مرزا غلام احمد اور اس کے حج اور اعتکاف اور زکوٰۃ

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں کیا۔ زکوٰۃ نہیں دی۔‘‘ (سیرۃ المہدی ص ۱۱۹ حصہ سوم)

اب ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ خود فیصلہ کر کے بتائیں کہ جو شخص ہزاروں لاکھوں کی جائیداد ہوتے ہوئے زکوٰۃ نہ دے۔ اس کا حشر کیسا ہوگا اور قیامت کے دن ایسے کی حالت بروئے قرآن شریف کیا ہوگی۔ ذرا غور کیجئے۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے تو خود باری تعالیٰ نے صاف اور صریح لفظوں میں اعلان فرمادیا کہ اس کو اپنے ہی مال سے قیامت کے دن پیشانی اور پہلوؤں اور پیٹھ میں داغ دیئے جائیں گے اور باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’فلیمت یهودیا او نصرانیا او کما قال‘‘ ایسا شخص یعنی تارک حج چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اطاعت وعبادت خداوندی تو سطور

بالا سے جو کچھ ہے ظاہر ہے۔ انگریزوں کی اطاعت اور اخیر دم تک اس محسن گورنمنٹ کی تعریف میں رطب اللسان رہا۔ حتیٰ کہ اس امر کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر جہاد جیسے فریضہ کو بھی حرام ٹھہرایا اور مسلمانوں کے قلوب سے جذبہ جہاد کو ختم کر کے اپنی محسن گورنمنٹ کی وفاداری کا ثبوت دیا۔ چنانچہ ایک دو حوالے اس کے بھی ملاحظہ ہوں۔

’’گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔‘‘ (تبلیغ رسالت ص ۶۵ جلد ششم)

’’اس گورنمنٹ برطانیہ کے سچے شکر گزار اور قدردان رہنے کی کوشش اور تدبیریں کی جائیں گی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۰۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

’’اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے۔‘‘ (اشتہار واجب الاظہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال　　دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و جدال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے　　دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے　　اب جنگ اور جدال کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد　　منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ ص ۱، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷، ۷۸)

اب قارئین کرام اس حقیقت کے منکشف ہو جانے کے بعد (یعنی مرزا قادیانی کے ادائے فرائض) اس کے بیٹے خلیفہ محمود احمد کی اپنے باپ کے حق میں ایک لاف زنی بھی ملاحظہ فرمادیں: ’’میرا یہ مذہب ہے کہ آپ اپنی وفات تک احکام اسلام کی پیروی کے پابند تھے بلکہ میرا یہاں تک مذہب ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا نہیں گزرا جو آنحضرت ﷺ کا ایسا فدائی اور ایسا مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص ۵ حصہ اوّل)

اب صاحب انصاف حضرات! خلیفہ محمود کی مذکورہ بالا لاف زنی اور دروغ گوئی پر خود ہی بنظر انصاف غور فرمائیں کہ کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اگر اطاعت اور فرمانبرداری اسی کا نام ہے جو کہ آپ حضرات نے مذکورہ بالا سطور میں ملاحظہ فرمائی تو نہ معلوم بے فرمانی اور طغیانی پھر کس بلا کو کہتے ہیں۔ برعکس نام نہند زنگی را کافور!

(الصدیق ج ۸ ش ۱۰ ص ۳۳ تا ۳۶، شوال ۱۳۷۷ھ/ اپریل و مئی ۱۹۵۸ء)

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۷ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ ...... محاسبہ قادیانیت جلد ۲۷

☆	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۴
۱	فیصلہ عدالت ہائی کورٹ آسمانی بنام منظوری اپیل غلام احمد قادیانی	مولانا منشی امام الدین لاہور	۱۱
۲	مرزا قادیانی اوران کے الہامات آسمانی	جناب منشی محمد یعقوب پٹیالوی	۹۳
۳	مرزائیت پر تبصرہ نمبر۱	مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری	۱۰۹
۴	مرزائیت پر تبصرہ نمبر۲ ’’مرزا کی کہانی مرزا کی زبانی‘‘	،، ،، ،،	۱۲۵
۵	قادیان میں پنجتن پاک	سید امداد اللہ جنڈیالہ ضلع جالندھر	۱۵۱
۶	القول المقبول فی اثبات حیاۃ المسیح والنزول المعروف به رد قادیانی	مولانا سید ابونور ناظر شاہ بخاری	۱۵۵
۷	البلاغ المبین فی اثبات ان غلام احمد لیس من المسلمین‘‘	مولانا ابورشید احمد الدین شاجہانپوری	۱۷۱
۸	دواستفتاء مع ایک ضمیمہ دررد قادیانی	مولانا سید محمد ابوالقاسم حسنی حسینی	۱۸۵
۹	کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟	محترم منور اختر گوجرانوالہ	۲۱۱
۱۰	دجل دجال	مولانا مولوی محمد ظہیر الدین سیالکوٹی	۲۵۳
۱۱	قول الحق المعروف به المسیح الموعود‘‘	مولانا ابوصالح محمد عثمان نصیرآبادی	۲۹۷
۱۲	سیف القهار علی عنق امام الاشرار‘‘	جناب محمد علی خان گوجرانوالہ	۳۸۳
۱۳	مرزائیاں دی ماں‘‘	فاتح قادیان مولانا محمد حیات	۳۹۷
۱۴	عصمت انبیاء اور قادیانی مشن	جناب ڈاکٹر میر فقیر اللہ شیدا گوجرانوالہ	۴۰۷
۱۵	اظہار صداقت بجواب اظہار حقیقت	،، ،، ،،	۴۲۳
۱۶	قادیانی نبی کی ننگی تصویر (حصہ اوّل)	حاجی محمد عمر اسلامی لائبریری شیخوپورہ	۴۴۱
۱۷	،، ،، (حصہ دوم)	،، ،، ،،	۴۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی خصوصاً علٰی سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ محاسبہ قادیانیت کی ستائیسویں جلد پیش خدمت ہے۔اس میں جو رسائل شامل اشاعت ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱/۱۱/۷...... فیصلہ عدالت ہائی کورٹ آسمانی بنام منظوری اپیل غلام احمد قادیانی

یہ رسالہ جناب مولانا منشی امام الدین ولد علی بخش قوم پراچہ ساکن لاہور محلّہ پیر گیلانیاں کا مرتب کردہ ہے۔اس کا باعث یہ ہوا کہ’’ان کے مرحوم بھائی منشی الہ دین کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک پلنگ پر لیٹے ہوئے چند اوراق ہاتھ میں لئے ہوئے پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے بھائی چوہدری نبی بخش بی.اے.ایل.ایل.بی پلیڈر چیف کورٹ نے پوچھا کہ کس مقدمہ کے کاغذات ہیں۔جن کے دیکھنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔کہا کہ وہی فیصلہ ہائی کورٹ آسمانی دیکھ رہا ہوں۔ بیشک مرزا قادیانی نے احکام ربانی کے برخلاف اپنی کتابوں کا منہ کالا کیا ہے۔علماء عرب وعجم کے فتوؤں کے مطابق اور اس فیصلہ کی رو سے بھی کافر بلکہ اکفر پکارا جاتا ہے‘‘اس خواب کی تعبیر سب حضرات نے یہ کہی کہ ایک رسالہ مرزا کے کفر پر لکھ کر شائع کیا جائے اور وہ منشی الہ دین مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے مفت میں تقسیم کیا جائے۔چنانچہ مؤلف امام الدین مرحوم نے یہ اسی صفحات کا رسالہ شائع کیا۔

یاد رہے کہ ایک مولانا امام الدین گجراتی تھے ان کے دو رسائل رسالہ ملعون قادیان کے خلاف شائع ہوئے: ایک احتساب قادیانیت ج ۳۸ میں اور دوسرا محاسبہ قادیانیت جلد ۲۶ میں۔اس رسالہ کے مصنف بھی مولانا منشی امام الدین ہیں۔لیکن یہ لاہوری ہیں۔ان کا یہ رسالہ محاسبہ کی اس جلد ستائیس میں شائع ہو رہا ہے۔

ہاں یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا منشی امام الدین لاہوری محلّہ پیر گیلانیاں کے دو رسالے ملعون قادیان کے خلاف محاسبہ قادیانیت کی جلد بارہ (۱۲) میں شائع ہو چکے ہیں۔

۱...... مرزا کیدیانی اور اس کے الہام شیطانی محاسبہ ج ۱۲ص ۹۱ تا ۹۶

۲...... نیزۂ امام بر سینہ غلام 〃 ص ۹۷ تا ۱۰۴

اور اب یہ تیسرا رسالہ شائع ہو رہا ہے۔ مولانا امام الدین گجراتی اور مولانا امام الدین لاہوری دونوں ملعون قادیان کے زمانہ کے تھے اور ملعون قادیان کی دھجیاں اڑانے میں پیش پیش تھے۔ دونوں کے نام کا ابتدائیہ امام تھا اور وہ میرے امام تھے اس لئے کہ ارذل الحمقاء ملعون قادیان کو تگنی کا ناچ نچانے میں امام کا ہی کردار ادا کیا کرتے تھے۔ یہ رسالہ ۲۳؍جولائی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا۔

۱۱۷۸/۲...... مرزا قادیانی اور ان کے الہامات آسمانی

جناب منشی محمد یعقوب پٹیالوی کا ایک مضمون ہے جو ماہنامہ المظاہر سہارنپور کی اشاعت رجب، شعبان، رمضان ۱۳۴۷ھ مطابق جنوری، فروری، مارچ ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔

یاد رہے کہ (۱) تحقیق لاثانی (۲) عشرہ کاملہ آپ کی رد قادیانیت پر دو کتابیں ہم احتساب قادیانیت کی جلد ۱۸ ص ۱۲۷ سے ۵۰۸ تک شائع کر چکے ہیں۔ (۳) اب ’’مرزا قادیانی اور ان کے الہامات آسمانی‘‘ محاسبہ کی اس جلد ۲۷ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (۴) ان کا ایک مضمون ’’زلزلہ قادیانی‘‘ بھی المظاہر سہارنپور میں شائع ہوا۔ خدا کرے دستیاب ہو جائے تو وہ بھی شائع کرنے کا ہے۔

۱۱۷۹/۳...... مرزائیت پر تبصرہ نمبر۱

۱۱۸۰/۴...... مرزائیت پر تبصرہ نمبر۲ ’’مرزا کی کہانی مرزا کی زبانی‘‘

یہ دونوں رسائل حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان کے مرتب کردہ ہیں۔ آپ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے میر کارواں اور بریلوی مکتب فکر کے نامور رہنما تھے۔ بایں ہمہ ان کی رواداری کا یہ عالم ہے کہ اپنے ان دونوں رسائل میں مولانا حبیب اللہ امرتسری اور مولانا لال حسین اختر کے رسائل کو شامل مضمون کیا ہے۔ ان دو رسائل کے علاوہ:

۳...... مرزائیت پر تبصرہ نمبر۳: کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی۔

۴...... 〃 〃 نمبر۵: قادیانی مسیح کی نادانی خلیفہ کی زبانی۔

۵...... اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب۔ یہ ہم احتساب قادیانیت ج ۲۹ ص ۶۳ تا ۱۲۰ پر شائع کر چکے ہیں۔

افسوس کہ مرزائیت پر تبصرہ نمبر۴، ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہوا۔ مفتی محمد امین کراچوی نے عقیدہ ختم نبوت میں مولانا ابوالحسنات قادری کا صرف ایک رسالہ شائع کیا ’’اکرام الحق کھلی چٹھی کا جواب‘‘ باقی انہیں یہ رسائل نہ ملے یا شائع نہ کئے؟

۱۱۸۱/۵ قادیان میں پنجتن پاک

سید امداد اللہ بانی و مہتمم مدرسہ اہل سنت و جوہا خورد ڈاک خانہ جنڈیالہ ضلع جالندھر نے تقسیم سے قبل

ایک صفحہ کا یہ اشتہار شائع کیا۔ جس کے آخر میں مدرسہ کا بھی اشتہار ہے۔ یہ اشتہار بھی ریکارڈ پر لانے کے لئے یہاں پر ہم شائع کررہے ہیں۔

۶/۱۱۸۲ ...... ’’القول المقبول فی اثبات حیاۃ المسیح والنزول المعروف به رد قادیانی‘‘

یہ رسالہ مولانا سید ابونورناظر شاہ بخاری بلانوالوی ثم سیز پیری سیالکوٹ کا مرتب کردہ ہے۔ برہمن سٹیم پریس لاہور سے شائع ہوا۔ سن اشاعت ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء ہے۔ سو برس سے زائد عرصہ کے بعد اس کی اشاعت باعث خوشی ہے۔

۷/۱۱۸۳ ...... ’’البلاغ المبین فی اثبات ان غلام احمد لیس من المسلمین‘‘

یہ رسالہ حضرت مولانا ابورشید احمد الدین شاہ جہان پوری محلّہ ٹکلی کا مرتب کردہ ہے۔ جس میں ملعون قادیان کی دس عبارتیں پیش کر کے اسے کافر ثابت کیا گیا ہے۔ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء کا یہ لکھا ہوا ہے۔ کریمی پریس لاہور قدیم کو توالی سے شائع ہوا۔ ایک صدی بعد اس کی دوبارہ اشاعت، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۸/۱۱۸۴ ...... دو استفتاء مع ایک ضمیمہ درردقادیانی

مولانا سید محمد ابوالقاسم حسنی حسینی نے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے جو جوہر پریس امروہہ سے شائع ہوا۔ یہ رسالہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۵ء کا شائع شدہ ہے۔ اس میں حیات مسیح علیہ السلام کے منکر کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مؤلف کے علاوہ مولانا مظہرالہادی، مولانا قطب الدین، مولانا نظام الدین چشتی صابری، مولانا عبدالقادر، مولانا سید سبط حسن حضرات کے فتاویٰ جات اور اس پر دستخط ہیں۔ اس کی ایک سو دس برس بعد اشاعت محض فضل باری تعالیٰ ہے۔

۹/۱۱۸۵ ...... کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟

محترم منور اختر نے اس رسالہ کو ترتیب دیا ہے۔ موصوف محکمہ صحت گوجرانوالہ میں ملازمت کرتے تھے ان کے محکمہ میں ایک قادیانی حمید عالم مرزائیت کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ منور اختر نے اس کو کھل کر بات کرنے کی دعوت دی تو وہ اپنے مربی محمد اعظم قادیانی کو لے آیا۔ منور صاحب مسلمانوں کی طرف سے مولانا عبدالمنان نورپوریؒ کو ساتھ لے گئے۔ یہ مجلس شرائط مناظرہ کے لئے بلائی گئی تھی۔ لیکن وہاں مناظرہ شروع ہو گیا۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ مرزائی مناظر اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا اور لکھ کر دیا کہ میں اپنا دعویٰ آئندہ ثابت کروں گا اور تحریری مناظرہ ہوگا۔ اس کے بعد دعویٰ سمیت دونوں طرف سے تین تحریریں ہوئیں۔ مسلمان مناظر کی تیسری تحریر کے بعد مرزائی مناظر حمید عالم قادیانی کی طرف سے کوئی تحریر بار بار مطالبہ کے باوجود نہ آئی۔ اس طرح یہ تحریری مناظرہ مسلمانوں کی فتح کا اعلان کرتا ہے۔ اس مناظرہ کی ابتداء

۲۴؍جنوری ۱۹۸۳ء کو ہوئی اور آخری تحریر ۲۰ شعبان ۱۴۰۳ھ مطابق ۲؍جون ۱۹۸۳ء کو لکھی گئی جس کے بعد مرزائی مناظر کی طرف سے جواب نہ آنے پر اس مناظرہ کی روئیداد کو ۲۲؍رجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۲؍اپریل ۱۹۸۶ء منظر عام پر لایا گیا اور شائع کر دیا گیا۔

۱۰/۱۱۸۶...... دجل دجال

مولانا مولوی محمد ظہیر الدین صاحب مسجد شیخاں شہر سیالکوٹ نے یہ رسالہ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ مطابق جولائی ۱۹۲۵ء کو تحریر کیا۔ اس کے ٹائیٹل پر حصہ دوم درج ہے۔ جو باب اوّل سے باب ششم تک کو محیط ہے۔ باب ہفتم سے حصہ سوم درج ہے جو آخر پر جا کر ختم ہوا۔ مصنف مسجد شیخاں اور محلہ کشمیریاں کا حوالہ دیتے ہیں۔ برادر مولانا فقیر اللہ اختر مدظلہم کا کہنا ہے کہ محلہ کشمیریاں میں مسجد شیخاں نہیں ہے۔ بلکہ مسجد مولانا کمال الدین ہے جو اپنے دور میں شیخ الکل فی الکل تھے۔ ہجری اعتبار سے اب ۱۴۴۳ھ چل رہا ہے۔ اس کتاب کو لکھے ایک صدی بیت گئی۔ ہم اس کتاب کے حصہ اوّل کے متلاشی ہیں۔ ادھر قوم مصنف اور ان کی مسجد کو نہیں جانتی۔ ہمیں رسالہ کا حصہ اوّل کہاں سے مل پائے گا؟ جو ملا حاضر ہے۔ خذوا وکونوا من الشاکرین!

۱۱/۱۱۸۷...... ’’قول الحق المعروف بہ المسیح الموعود‘‘

یہ کتاب حضرت مولانا ابوصالح محمد عثمان نصیر آبادی کی ہے۔ آپ نے یہ کتاب رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ مطابق اپریل ۱۹۲۴ء میں شائع کی۔ جسے نصیر آباد ضلع اجمیر راجپوتانہ سے شائع کیا گیا۔ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس دہلی سے طبع ہوئی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے مصنف نے حیات مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اشکالات واوہامات کا دفعیہ کیا ہے۔ اپنے طور پر قابل رشک خدمت ہے۔ سو سال بعد اس کی دوبارہ اشاعت پر جتنا اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

۱۲/۱۱۸۸...... ’’سیف القہار علی عنق امام الاشرار‘‘

موضع بوہڑا ضلع گوجرانوالہ کے جناب محمد علی خان، ملعون قادیان کے ہم عصر تھے۔ ملعون قادیان ارتداد سے قبل قادیان اپنے گھر بلا کر ان کے وعظ کراتا اور خود سنتا تھا۔ اب ملعون قادیان نے ارتداد اختیار کیا تو اس کے کفر پر دستخط کرنے والوں میں مصنف رسالہ ہذا بھی تھے۔ ملعون قادیان کی زندگی میں اسے چیلنج دیا کہ لاہور آجاؤ اپنے عقائد کو صحیح ثابت کر کے انعام حاصل کرو۔ مگر ملعون قادیان کو سانپ سونگھ گیا۔ مختصر رسالہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک تاریخی دستاویز سے کم نہیں۔

۱۳/۱۱۸۹...... ’’مرزائیاں دی ماں‘‘

پنجابی کی نظم میں محمدی بیگم سے متعلق ملعون قادیان کی پوری پیشین گوئی کو منظوم کیا ہے۔ اس کے

مصنف مولانا محمد حیات جامع مسجد گوجرانوالہ ہیں۔ استاذ محترم فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب، حضرت مولانا محمد چراغ صاحب کے پاس اس زمانہ میں پڑھتے رہے ہیں جس زمانہ میں مولانا محمد چراغ صاحب جامع مسجد گوجرانوالہ میں پڑھاتے رہے۔ اس زمانہ میں مولانا محمد حیات نے ملعون قادیان کی محمدی بیگم والی پیش گوئی کو پنجابی زبان میں نظم کر کے شائع کیا۔ یہ غالب گمان ہے اور قریباً صحیح ہے کہ یہ رسالہ مولانا محمد حیات فاتح قادیان کا مرتب کردہ ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کا بھی ظن غالب یہی ہے۔ بہرحال پون صدی پہلے کا رسالہ دوبارہ شائع کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق سے سرفراز فرمایا۔ پھر اگر یہ استاذ محترم حضرت مولانا محمد حیات صاحب کا ہی مرتب کردہ ہے تو اپنی خوش نصیبی پر ناز نہ کریں تو کفران نعمت ہوگا۔

۱۱۹۰/۱۴...... **عصمت انبیاء اور قادیانی مشن**

گوجرانوالہ کی قادیانی جماعت نے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ یہ اگست ۱۹۳۳ء کی بات ہے۔ تب گوجرانوالہ کی اہل حدیث جماعت کے رہنما ڈاکٹر میر فقیر اللہ شیدا ایل.ایم.ایس.ایچ دروازہ ٹھاکر سنگھ گوجرانوالہ نے اس کا جواب تحریر کیا جو اگست ۱۹۳۳ء میں گورونانک الیکٹرک پریس گوجرانوالہ سے شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

۱۱۹۱/۱۵...... **اظہار صداقت بجواب اظہار حقیقت**

گوجرانوالہ کے جناب ڈاکٹر میر فقیر اللہ شیدا ایل.ایم.ایس.ایچ نے ''عصمت انبیاء اور قادیانی مشن'' تحریر کیا۔ جس کا گوجرانوالہ کی قادیانی جماعت کے عہدیدار شیخ مشتاق حسین قادیانی جو آرمی کنسٹریکٹر تھے۔ گول سڑک دروازہ ٹھاکر سنگھ میں ایک قادیانی بلڈنگ کا انہوں نے دارالسلام نام رکھا تھا (جسے مسلمان دارالکفر کہتے تھے) کے وہ مالک تھے۔

انہوں نے ''شیدا'' صاحب کے متذکرہ رسالہ کا جواب ''اظہار حقیقت'' کے نام سے دیا۔ اس کے جواب میں ''اظہار صداقت'' رسالہ شیدا صاحب نے تحریر کیا۔ یہ ستمبر ۱۹۳۳ء کی بات ہے۔ ان دونوں نوے سال قبل کے (۱۹۳۳ء، ۲۰۲۳ء) رسائل کی اشاعت زہے نصیب!

۱۱۹۲/۱۶...... قادیانی نبی کی ننگی تصویر (حصہ اوّل)

۱۱۹۳/۱۷...... // // // (حصہ دوم)

یہ دونوں رسائل حاجی محمد عمر صدر وانچارج اسلامی لائبریری محلّہ اسلام پورہ چوہڑکانہ منڈی (فاروق آباد) ضلع شیخوپورہ کے سوال وجواب کی طرز پر مرتب کردہ ہیں۔ دوسرا حصہ کا نامکمل نسخہ ہمیں ملا جو کچھ ملا حاضر کر دیا ہے۔ غرض یہ کہ محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۷ میں:

ا...... مولانامنشی امام الدین لاہوری	کا	ا	رسالہ
۲...... جناب منشی محمد یعقوب پٹیالوی	کا	ا	رسالہ
۳...... مولاناابوالحسنات سیدمحمداحمدقادری لاہور	کے	۲	رسائل
۵۴۷/ ۴......سیدامداداللہ جالندھر	کا	ا	رسالہ
۵۴۸/ ۵......مولاناسیدابونورناظرشاہ بخاری بلانوالوی	کا	ا	رسالہ
۵۴۹/ ۶......مولاناابورشیداحمدالدین شاہ جہان پوری	کا	ا	رسالہ
۵۵۰/ ۷......مولاناسیدمحمدابوالقاسم حسنی حسینی	کا	ا	رسالہ
۵۵۱/ ۸......محترم منوراختر گوجرانوالہ	کا	ا	رسالہ
۵۵۲/ ۹......مولانامولوی محمدظہیرالدین سیالکوٹی	کا	ا	رسالہ
۵۵۳/ ۱۰......مولاناابوصالح محمدعثمان نصیرآبادی	کا	ا	رسالہ
۵۵۴/ ۱۱......جناب محمدعلی خان گوجرانوالہ	کا	ا	رسالہ
۵۵۵/ ۱۲......فاتح قادیان مولانامحمدحیات	کا	ا	رسالہ
۵۵۶/ ۱۳......جناب ڈاکٹرمیرفقیراللہ شیداگوجرانوالہ	کے	۲	رسائل
۵۵۷/ ۱۴......حاجی محمدعمرصدراسلامی لائبریری شیخوپورہ	کے	۲	رسائل

گویاکل ۱۴ حضرات کے ۱۷ رسائل

نتیجہ :اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اورمحاسبہ قادیانیت ۲۷ جلدیں کل ۸۷ جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد پانچ سوستاون (۵۵۷) مصنّفین کے کل قدیم ونایاب گیارہ سو ترانوے (۱۱۹۳) کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔الحمدللہ اولاً و آخراً!

امت کی بخشش کے لئے ایک ہی لپ کافی ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:’’میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ ہمارے اطمینان اورخوشخبری کے لئے اور اضافہ فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اتنامزید۔تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے ابوبکرؓ! اگراللہ تعالیٰ نے چاہاتوحضور ﷺ کی امت کوایک ہی لپ میں جنت میں داخل کردیں گے۔حضور ﷺ نے فرمایا: عمرؓ نے سچ کہا۔‘‘ ہم اللہ تعالیٰ سے امیدکرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ایسامعاملہ نہیں فرمائیں گے جس کے ہم مستحق ہیں بلکہ اپنے کرم وفضل اوررحمت اوراحسان سے وہ معاملہ فرمائیں گے جواس کے شایان شان ہے۔

ختم نبوت سہ ماہی وشعبان کورسز کی چوالیس سالہ رپورٹ

مولانا اللہ وسایا

قادیانیت کے مقابلہ میں جماعتی سطح پر کام کرنے کا اولین اعزاز مجلس احرار اسلام کل ہند کو نصیب ہوا۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، چوہدری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد حیات، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا عبدالقیوم پوپلزئی رحمہم اللہ ایسے بیسیوں اکابر باہمی مشاورت کے ساتھ شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کے نام پر کام میں شریک رہے اور قادیان میں شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کا اپنا دفتر قائم کیا۔

ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا محمد حیات، مولانا عنایت اللہ چشتی اور مولانا عبدالکریم مباہلہ ایسے حضرات نے قادیان میں قیام کر کے قرب وجوار کے علاقہ میں قادیانی ارتدادی یلغار کے سامنے بند باندھا۔ وہاں پر حضرات علماء کرام کو ردقادیانیت پر باقاعدہ تربیت دی جاتی۔ یہ کام حضرت مولانا محمد حیات سرانجام دیتے رہے۔

پاکستان بننے کے بعد جنوری ۱۹۴۹ء میں جب اس کام کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے کرنے کا فیصلہ ہوا تو پہلے ۱۹۴۹ء میں مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان، پھر محلّہ قدیر آباد، پھر کچہری روڈ اور پھر بیرون لوہاری گیٹ میں استاذ محترم حضرت مولانا محمد حیات علماء کرام کی ردقادیانیت پر تیاری کراتے رہے۔

سب سے پہلی حسین آگاہی مسجد سراجاں کی کلاس میں تربیت حاصل کرنے والے علماء کرام میں مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا قائم الدین علی پوری، مولانا غلام محمد علی پوری، مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری اور مولانا عبداللطیف اختر شجاع آبادی شریک کلاس رہے۔

اس کے بعد دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت تغلق روڈ پر منتقل ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد کچھ عرصہ تک حضرت مولانا لال حسین اختر شاہی مسجد چنیوٹ میں بھی پڑھاتے رہے۔ ملتان کی کلاسیں سہ ماہی ہوتی، جبکہ چنیوٹ کی کلاس کا دورانیہ چار ماہ ہوتا تھا۔

مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن راوی ہیں کہ ۱۹۶۴ء کی کلاس وہاں پر آخری کلاس تھی۔ اس میں مولانا فضل الرحمٰن احرار سلانوالی، مولانا سعید الرحمٰن بن حاجی ذکر اللہ بہاولپور، مولانا جمال اللہ الحسینی بنوں عاقل، مولانا خلیل الرحمٰن جلال پور پیر والا ملتان اور مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن شریک تھے۔

ملتان مسجد سراجاں ۱۹۴۹ء مطابق ۱۳۶۸ھ سے ۱۹۷۹ء مطابق ۱۴۰۰ھ تک کا ریکارڈ نہیں مل پایا۔ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۰ء میں موجودہ دفتر حضوری باغ روڈ پر منتقل ہوا۔ یہاں ۱۴۰۱ھ سے لے کر ۱۴۳۴ھ تک جو سہ ماہی کورسز دفتر مرکزیہ ملتان میں یا ہفت روزہ کورس کوئٹہ اور ژوب میں منعقد ہوئے، ان میں تربیت حاصل کرنے والے شرکاء کرام کا جو ریکارڈ میسر آیا ان کی کل تعداد پانچ سو دس ہے۔ اس کی فہرست ملاحظہ فرمائیں: (یاد رہے کہ ۱۹۴۹ء تا ۱۹۷۹ء کا ریکارڈ نہیں مل پایا، وہ بھی مل جائے تو تعداد میں گراں قدر اضافہ ہو جائے)

سہ ماہی و درمیان سال کورسز

نمبر شمار	سن کورس	بمقام	بابت ماہ و سال	تعداد	مجموعہ تعداد
۱	۱۴۰۱ھ	ملتان مرکز	رجب المرجب ۱۴۰۱ھ مطابق جون ۱۹۸۱ء (سہ ماہی کورس)	۲	۲
۲	۱۴۰۲ھ	؍؍ ؍؍	محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق نومبر ۱۹۸۱ء (؍؍ ؍؍)	۲	۴
۳	۱۴۰۴ھ	؍؍ ؍؍	۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء (ماہ درج نہیں ہے) (؍؍ ؍؍)	۲	۶
۴	۱۴۰۵ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق جولائی تا ستمبر ۱۹۸۵ء (؍؍ ؍؍)	۶	۱۲
۵	۱۴۰۶ھ	؍؍ ؍؍	محرم الحرام تا ربیع الاول ۱۴۰۶ھ مطابق اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۵ء (؍؍ ؍؍)	۷	۱۹
۶	۱۴۰۶ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ مطابق جون تا اگست ۱۹۸۶ء (؍؍ ؍؍)	۶	۲۵
۷	۱۴۰۷ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ مطابق جون تا اگست ۱۹۸۷ء (؍؍ ؍؍)	۶	۳۱
۸	۱۴۰۸ھ	؍؍ ؍؍	رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ مطابق اپریل ۱۹۸۸ء (؍؍ ؍؍)	۲	۳۳
۹	۱۴۱۰ھ	؍؍ ؍؍	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ مطابق جنوری ۱۹۹۰ء (؍؍ ؍؍)	۳	۳۶
۱۰	۱۴۱۲ھ	ملتان مرکز	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ مطابق اپریل تا جون ۱۹۹۲ء (؍؍ ؍؍)	۵	۴۱
۱۱	۱۴۱۳ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ مطابق اپریل تا جون ۱۹۹۳ء (؍؍ ؍؍)	۳	۴۴
۱۲	۱۴۱۴ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ مطابق مارچ تا جون ۱۹۹۴ء (؍؍ ؍؍)	۶	۵۰
۱۳	۱۴۱۵ھ			ریکارڈ نہ ملا	
۱۴	۱۴۱۶ھ	ملتان مرکز	(ریکارڈ میں ماہ درج نہیں ہے: صرف ''دوران سال ملتان میں کورس'' کا عنوان موجود ہے)	۲	۵۲
۱۵	۱۴۱۷ھ	؍؍ ؍؍	(ریکارڈ میں ماہ درج نہیں ہے: صرف ''دوران سال ملتان میں کورس'' کا عنوان موجود ہے)	۴	۵۶
۱۶	۱۴۱۸ھ	؍؍ ؍؍	(ریکارڈ میں ماہ درج نہیں ہے: صرف ''دوران سال ملتان میں کورس'' کا عنوان موجود ہے)	۵	۶۱
۱۷	۱۴۱۹ھ	؍؍ ؍؍	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء	۴	۶۵
۱۸	۱۴۲۰ھ			ریکارڈ نہ ملا	

۱۹	۱۴۲۱ھ	ملتان مرکز	ربیع الاول تا جمادی الاول ۱۴۲۱ھ مطابق جون تا اگست ۲۰۰۰ء (سہ ماہی کورس)	۶	۷۱
۲۰	۱۴۲۲ھ	ژوب	جمادی الاخری ۱۴۲۲ھ مطابق اگست ۲۰۰۱ء (ہفت روزہ کورس)	۱۱۷	۱۸۸
۲۱	۱۴۲۲ھ	ملتان مرکز	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ مطابق جنوری تا مارچ ۲۰۰۲ء (سہ ماہی کورس)	۱	۱۸۹
۲۲	۱۴۲۳ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۲ء تا فروری ۲۰۰۳ء (// //)	۷	۱۹۶
۲۳	۱۴۲۴ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۳ء تا فروری ۲۰۰۴ء (// //)	۱۳	۲۰۹
۲۴	۱۴۲۵ھ	کوئٹہ	صفر الخیر تا ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق اپریل ۲۰۰۴ء (ہفت روزہ کورس)	۱۷۱	۳۸۰
۲۵	۱۴۲۵ھ	ملتان مرکز	شوال تا ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق نومبر ۲۰۰۴ء تا فروری ۲۰۰۵ء (سہ ماہی کورس)	۱۸	۳۹۸
۲۶	۱۴۲۶ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق نومبر ۲۰۰۵ء تا جنوری ۲۰۰۶ء (// //)	۱۰	۴۰۸
۲۷	۱۴۲۷ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ مطابق نومبر ۲۰۰۶ء تا جنوری ۲۰۰۷ء (// //)	۱۶	۴۲۴
۲۸	۱۴۲۸ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء (// //)	۹	۴۳۳
۲۹	۱۴۲۹ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ مطابق اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۸ء (// //)	۱۱	۴۴۴
۳۰	۱۴۳۰ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء (// //)	۱۵	۴۵۹
۳۱	۱۴۳۱ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق ستمبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء (// //)	۱۲	۴۷۱
۳۲	۱۴۳۲ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق ستمبر تا نومبر ۲۰۱۱ء (// //)	۱۹	۴۹۰
۳۳	۱۴۳۳ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ مطابق ستمبر تا نومبر ۲۰۱۲ء (// //)	۶	۴۹۶
۳۴	۱۴۳۴ھ	// //	شوال المکرّم تا ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ مطابق اگست تا نومبر ۲۰۱۳ء (// //)	۱۴	۵۱۰

یک سالہ کورسز

ملتان دفتر مرکزیہ کی سہ ماہی کلاس کو شوال ۱۴۳۵ھ سے مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منتقل کیا گیا اور اس کا دورانیہ بھی ایک سال مقرر کیا گیا۔ اس کے ساتھ تخصص فی الفقہ کو شامل نصاب رکھا گیا۔ ۱۴۳۵ھ تا ۱۴۴۳ھ نو سال کے عرصہ میں یک سالہ نصاب مکمل کرنے والے حضرات کی تعداد ۱۵۲ ہے۔ جس کی سال بہ سال فہرست یہ ہے:

نمبر شمار	کورس	بمقام	تاریخ آغاز و تاریخ اختتام	تعداد	مجموعہ تعداد
۳۵	۱۴۳۵، ۳۶ھ	چناب نگر	شوال ۱۴۳۵ھ تا رجب ۱۴۳۶ھ مطابق اگست ۲۰۱۴ء تا مئی ۲۰۱۵ء (سال اول)	۱۳	۱۳
۳۶	۱۴۳۶، ۳۷ھ	// //	شوال ۱۴۳۶ھ تا رجب ۱۴۳۷ھ مطابق جولائی ۲۰۱۵ء تا اپریل ۲۰۱۶ء (سال دوم)	۱۹	۳۲
۳۷	۱۴۳۷، ۳۸ھ	// //	شوال ۱۴۳۷ھ تا رجب ۱۴۳۸ھ مطابق جولائی ۲۰۱۶ء تا اپریل ۲۰۱۷ء (سال سوم)	۲۸	۶۰
۳۸	۱۴۳۸، ۳۹ھ	// //	شوال ۱۴۳۸ھ تا رجب ۳۹ھ مطابق جولائی ۲۰۱۷ء تا اپریل ۱۸ء (سال چہارم)	۲۶	۸۶

۳۹	۱۴۳۹،۴۰ھ	//	//	شوال ۱۴۳۹ھ تا رجب ۱۴۴۰ھ مطابق جون ۲۰۱۸ء تا مارچ ۲۰۱۹ء (سال پنجم)	۱۱	۹۷
۴۰	۱۴۴۰،۴۱ھ	//	//	شوال ۱۴۴۰ھ تا رجب ۱۴۴۱ھ مطابق جون ۲۰۱۹ء تا مارچ ۲۰۲۰ء (سال ششم)	۱۷	۱۱۴
۴۱	۱۴۴۱،۴۲ھ	//	//	شوال ۱۴۴۱ھ تا رجب ۱۴۴۲ھ مطابق جون ۲۰۲۰ء تا مارچ ۲۰۲۱ء (سال ہفتم)	۱۴	۱۲۸
۴۲	۱۴۴۲،۴۳ھ	//	//	شوال ۱۴۴۲ھ تا رجب ۱۴۴۳ھ مطابق مئی ۲۰۲۱ء تا فروری ۲۰۲۲ء (سال ہشتم)	۹	۱۳۷
۴۳	۱۴۴۳،۴۴ھ	//	//	شوال ۱۴۴۳ھ تا رجب ۱۴۴۴ھ مطابق مئی ۲۰۲۲ء تا فروری ۲۰۲۳ء (سال نہم)	۱۵	۱۵۲

پندرہ و بائیس روزہ ختم نبوت کورسز

پندرہ و بائیس روزہ ختم نبوت کورس کی کلاسوں کا آغاز بھی ملتان دفتر مرکزیہ میں ۱۴۰۳ھ، ۱۹۸۳ء میں ہوا۔ ۱۴۰۴ھ، ۱۴۰۵ھ، ۱۴۰۶ھ، ۱۴۰۸ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ اور ۱۴۱۳ھ کا ریکارڈ نہ مل سکا۔

تنظیم اہل سنت پاکستان کے تحت بھی ان کے دفتر میں شعبان و رمضان شریف میں کورس ہوتا تھا۔ شعبان میں دفتر ختم نبوت اور دفتر تنظیم میں تین کورس تو دونوں جماعتوں کے باہمی مشورہ سے طے ہوئے کہ شعبان کا پندرہ روزہ کورس صرف ملتان دفتر ختم نبوت میں منعقد کیا جائے۔ تنظیم دفتر میں کورس کے لئے آنے والوں کو ملتان دفتر ختم نبوت بھیج دیا جائے۔ تیس شعبان تک ملتان ختم نبوت دفتر کورس ہو۔ تمام اخراجات مجلس کے ذمہ، داخلہ و تعلیم کے اخراجات بھی مجلس کی ذمہ داری ہوگی۔ یکم رمضان سے وہ تمام طلباء ملتان تنظیم اہل سنت کے دفتر میں آجائیں، ماہ رمضان مین تعلیمی اخراجات کا نظم یہ سب تنظیم اہل سنت کے ذمہ ہوگا۔ غالباً ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ اور ۱۴۱۳ھ میں مشترکہ کورس ہوئے۔ لیکن پھر ۱۴۱۴ھ میں مجلس کے تحت اور تنظیم کے تحت شعبان میں دونوں جگہ علیحدہ علیحدہ کورس ہوئے، وہ اشتراک نہ رہا۔

اگلے سال ۱۴۱۵ھ میں شعبان کا پندرہ روزہ کورس مجلس نے ملتان سے چناب نگر منتقل کر دیا، جو الحمدللہ! ۱۴۱۵ھ سے ۱۴۴۴ھ تک شعبان میں تسلسل کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ البتہ ۱۴۴۱ھ میں کورنا وائرس لاک ڈاؤن کے باعث آن لائن کورس کرایا، جس سے ہزاروں افراد نے براہ راست اور لاکھوں افراد نے وڈیو ریکارڈنگ سے استفادہ کیا۔ جن حضرات نے باضابطہ داخلہ فارم پر کئے، امتحان میں شریک ہوئے اور مجلس نے ان کے لئے اسناد مع کتب بذریعہ ٹی سی ایس ارسال کئے ان کی تعداد نو سو پانچ (۹۰۵) ہے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا خدابخش شجاع آبادی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا عبداللطیف ڈسکہ، مولانا بشیر احمد الحسینی شورکوٹ، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی اور ایسے بہت سارے اکابر چناب نگر میں شعبان کورسز میں پڑھانے کا شرف بخشتے رہے۔

غرض پندرہ روزہ پھر ۱۴۱۷ھ سے بائیس روزہ کورس ملتان و چناب نگر ۱۴۰۳ھ تا ۱۴۴۴ھ تقریبا

چالیس سالہ رپورٹ میں شرکاء کی تعداد کا جو ریکارڈ میسر آیا اس کی فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

پندرہ و بائیس روزہ ختم نبوت کورسز شعبان المعظم

نمبرشمار	کورس	بمقام	تاریخ آغاز تا تاریخ اختتام	تعداد	مجموعہ
۴۴	۱۴۰۳ھ	ملتان مرکز	شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ مطابق مئی، جون ۱۹۸۳ء (پندرہ روز کورس)	۲۷	۲۷
۴۵	۱۴۰۴ھ	// //		ریکارڈ نہ ملا	
۴۶	۱۴۰۵ھ	// //		ریکارڈ نہ ملا	
۴۷	۱۴۰۶ھ	// //		ریکارڈ نہ ملا	
۴۸	۱۴۰۷ھ	// //	شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ مطابق اپریل ۱۹۸۷ء (// //)	۱۷	۴۴
۴۹	۱۴۰۸ھ	// //		ریکارڈ نہ ملا	
۵۰	۱۴۰۹ھ	// //	شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ مطابق مارچ ۱۹۸۹ء (// //)	۲۳	۶۷
۵۱	۱۴۱۰ھ	// //	شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ مطابق مارچ ۱۹۹۰ء (// //)	۱۶	۸۳
۵۲	۱۴۱۱ھ	// //	شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۱ء (یہ کورس تنظیم اہل سنت کے اشتراک سے منعقد ہوا)	ریکارڈ نہ ملا	
۵۳			شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۲ء (یہ کورس تنظیم اہل سنت کے اشتراک سے منعقد ہوا)	ریکارڈ نہ ملا	
۵۴			شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۹۹۳ء (یہ کورس تنظیم اہل سنت کے اشتراک سے منعقد ہوا)	ریکارڈ نہ ملا	
۵۵	۱۴۱۴ھ	// //	۱۵؍شعبان ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۹؍جنوری ۱۹۹۴ء تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۹۴ء	۷۹	۱۶۲
۵۶	۱۴۱۵ھ	چناب نگر	۱۵؍شعبان ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۸؍جنوری ۱۹۹۵ء تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۵ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۹۵ء (پہلا)	۱۲۶	۲۸۸
۵۷	۱۴۱۶ھ	// //	۱۵؍شعبان ۱۴۱۶ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۹۶ء تا ۲۷ شعبان ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹؍جنوری ۱۹۹۶ء (دوسرا)	۱۱۵	۴۰۳
۵۸	۱۴۱۷ھ	// //	۱۱؍شعبان ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۹۶ء تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۷ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۹۷ء (تیسرا)	۱۱۵	۵۱۸
۵۹	۱۴۱۸ھ	// //	۱۰؍شعبان ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۹۷ء تا ۲۷ شعبان ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۹۷ء (چوتھا)	۱۰۰	۶۱۸
۶۰	۱۴۱۹ھ	// //	۱۰؍شعبان ۱۴۱۹ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۸؍دسمبر ۱۹۹۸ء (پانچواں)	۱۴۵	۷۶۳
۶۱	۱۴۲۰ھ	// //	۱۰؍شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۴؍نومبر ۱۹۹۹ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۹۹ء (چھٹا)	۱۲۳	۸۸۶
۶۲	۱۴۲۱ھ	// //	۷ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۵ نومبر ۲۰۰۰ء تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۰۰ء (۷؍واں)	۱۵۶	۱۰۴۲
۶۳	۱۴۲۲ھ	// //	۵ شعبان ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۱ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۳؍نومبر ۲۰۰۱ء (۸؍واں)	۱۰۲	۱۱۴۴
۶۴	۱۴۲۳ھ	// //	یکم شعبان ۱۴۲۳ھ مطابق ۸؍اکتوبر ۲۰۰۲ء تا ۲۴ شعبان ۱۴۲۳ھ، ۳۱؍اکتوبر ۲۰۰۲ء (۹؍واں)	۱۷۱	۱۳۱۵
۶۵	۱۴۲۴ھ	// //	۵ شعبان ۱۴۲۴ھ مطابق ۲؍اکتوبر ۲۰۰۳ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۲۴ھ، ۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء (۱۰؍واں)	۱۷۸	۱۴۹۳
۶۶	۱۴۲۵ھ	// //	۹ شعبان ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء تا ۲۴ شعبان ۱۴۲۵ھ مطابق ۹؍اکتوبر ۲۰۰۴ء (۱۱؍واں)	۱۹۲	۱۶۸۵

۶۷	۱۴۲۶ھ	// //	۶ شعبان ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۵ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۶ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء (۱۲ر واں)	۳۰۱	۱۹۸۶
۶۸	۱۴۲۷ھ	// //	یکم شعبان ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۶ر اگست ۲۰۰۶ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۷ھ، ۱۹ر ستمبر ۲۰۰۶ء (۱۳ر واں)	۲۴۹	۲۲۳۵
۶۹	۱۴۲۸ھ	// //	۴ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۸ر اگست ۲۰۰۷ء تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۸ھ، ۱۰ ستمبر ۲۰۰۷ء (۱۴ر واں)	۲۶۴	۲۴۹۹
۷۰	۱۴۲۹ھ	// //	۶ شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۹ر اگست ۲۰۰۸ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۲۹ھ، ۲۹ر اگست ۲۰۰۸ء (۱۵ر واں)	۳۳۵	۲۸۳۴
۷۱	۱۴۳۰ھ	// //	یکم شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۵ جولائی ۲۰۰۹ء تا ۲۴ شعبان ۱۴۳۰ھ، ۱۶ر اگست ۲۰۰۹ء (۱۶ر واں)	۳۸۶	۳۲۲۰
۷۲	۱۴۳۱ھ	// //	۴ شعبان ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۷ جولائی ۲۰۱۰ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۱ھ، ۷ر اگست ۲۰۱۰ء (۱۷ر واں)	۴۰۱	۳۶۲۱
۷۳	۱۴۳۲ھ	// //	۶ شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق ۹ جولائی ۲۰۱۱ء تا ۲۲ شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۹ جولائی ۲۰۱۱ء (۱۸ر واں)	۴۳۳	۴۰۵۴
۷۴	۱۴۳۳ھ	// //	۲ شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ جون ۲۰۱۲ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۳۳ھ، ۱۷ جولائی ۲۰۱۲ء (۱۹ر واں)	۲۶۸	۴۳۲۲
۷۵	۱۴۳۴ھ	// //	۶ شعبان ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۵ جون ۲۰۱۳ء تا ۲۷ شعبان ۱۴۳۴ھ مطابق ۷ جولائی ۲۰۱۳ء (۲۰ر واں)	۲۵۹	۴۵۸۱
۷۶	۱۴۳۵ھ	// //	یکم شعبان ۱۴۳۵ھ مطابق ۳۱ مئی ۲۰۱۴ء تا ۲۴ شعبان ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۳ جون ۲۰۱۴ء (۲۱ر واں)	۲۸۷	۴۸۶۸
۷۷	۱۴۳۶ھ	// //	۴ شعبان ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ مئی ۲۰۱۵ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۴ جون ۲۰۱۵ء (۲۲ر واں)	۲۸۹	۵۱۵۷
۷۸	۱۴۳۷ھ	// //	۶ شعبان ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۲۰۱۶ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۳۷ھ مطابق ۳ جون ۲۰۱۶ء (۲۳ر واں)	۸۵۰	۶۰۰۷
۷۹	۱۴۳۸ھ	// //	۲ شعبان ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۹ر اپریل ۲۰۱۷ء تا ۲۳ شعبان ۱۴۳۸ھ، ۲۰ مئی ۲۰۱۷ء (۲۴ر واں)	۹۵۴	۶۹۶۱
۸۰	۱۴۳۹ھ	// //	۴ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۱ر اپریل ۲۰۱۸ء تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۹ھ، ۱۲ مئی ۲۰۱۸ء (۲۵ر واں)	۸۸۹	۷۸۵۰
۸۱	۱۴۴۰ھ	// //	۷ شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۳ر اپریل ۲۰۱۹ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۲ مئی ۲۰۱۹ء (۲۶ر واں)	۱۱۵۲	۹۰۰۲
۸۲	۱۴۴۱ھ	آن لائن	۱۰ شعبان ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۰ر اپریل ۲۰۲۰ء تا ۲۰ شعبان ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰ر اپریل ۲۰۲۰ء (۲۷ر واں)	۹۰۵	۹۹۰۷
۸۳	۱۴۴۲ھ	چناب نگر	۱۳ر شعبان ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۷ر مارچ ۲۰۲۱ء تا ۱۸ر شعبان ۱۴۴۲ھ، یکم اپریل ۲۰۲۱ء (۲۸ر واں)	۲۵۷۶	۱۲۴۸۳
۸۴	۱۴۴۳ھ	// //	یکم شعبان ۱۴۴۳ھ مطابق ۵ر مارچ ۲۰۲۲ء تا ۲۴ شعبان ۱۴۴۳ھ، ۲۷ر مارچ ۲۰۲۲ء (۲۹ر واں)	۷۶۵	۱۳۲۴۸
۸۵	۱۴۴۴ھ	// //	شعبان ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۵ر فروری ۲۰۲۳ء تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۴ھ، ق ۱۹ر مارچ ۲۰۲۳ء (۳۰ر واں)	۵۶۸	۱۳۸۱۶
			سہ ماہی ودرمیان سال کورسز میں شرکاء کی تعداد		۵۱۰
			یک سالہ تخصص چناب نگر کورسز میں شرکاء کی تعداد		۱۵۲
			شعبان المعظم کے پندرہ وبیس روزہ کورسز میں شرکاء کی تعداد		۱۳۸۱۶
			جتنا ریکارڈ میسر آیا اس کی کل تعداد		۱۴۴۷۸

یوں ۱۴۰۱ھ سے ۱۴۴۳ھ تک درمیان سال، سہ ماہی، یک سالہ اور پندرہ و بائیس روزہ شعبان کورسز میں جو ریکارڈ میسر آیا اس میں شرکاء کی کل تعداد ۱۴۴۷۸ ہے۔ ان تمام کورسز کی جو تعداد فہرستوں میں موجود ہے، ان شرکاء کے اسماء گرامی مع پتاجات مکمل ریکارڈ مجلس کے پاس موجود ہے۔

تیسواں ختم نبوت کورس چناب نگر ...... مدارس وشرکاء کرام

مولانا محمد وسیم اسلم

امسال تیسواں سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس ۲۵ فروری تا ۱۹ مارچ ۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہوا۔ چناب نگر میں یہ کورس ۱۹۹۵ء میں شروع ہوا۔ تب سے ’’ماہنامہ لولاک‘‘ میں ہم شرکاء کورس کی ہر سال فہرست شائع کررہے ہیں۔ پہلے عام رائج الخط میں فہرست دینے سے کئی صفحات صرف ہوتے رہے۔ اب گزشتہ سال سے یہ ترتیب قائم کی ہے کہ فہرست کا خط باریک اور تین کالم بنا کر شرکاء کورس کے نام شائع کردیئے جائیں۔ یوں اس سال کے شرکاء کی فہرست کو صرف چار صفحات میں درج کیا جارہا ہے۔ جن ساتھیوں کے خارجہ ہوئے، ان کے نمبر شمار والے خانہ میں (خارج) لکھ دیا گیا ہے۔ کورس میں ایک سو اکتیس (۱۳۱) مدارس کے پانچ اڑسٹھ (۵۶۸) طلباء کرام نے شرکت کی۔ ذیل میں پہلے مدارس کی فہرست اور پھر شرکاء کورس کے نام ملاحظہ فرمائیں:

مدارس وجامعات

نمبر شمار	اسماء جامعات	نمبر شمار	اسماء جامعات
۱	مدرسہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن کوئٹہ	۲	جامعہ امدادیہ کوئٹہ
۳	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ محمدی مسجد کوئٹہ	۴	جامعہ فرقانیہ کوئٹہ
۵	دارالعلوم حمیدیہ کوئٹہ	۶	جامعۃ العلوم الشرعیہ حب لسبیلہ بلوچستان
۷	جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	۸	جامعہ اشرف المدارس کراچی
۹	جامعہ ضیاء القرآن کراچی	۱۰	جامعہ العربیہ احسن العلوم کراچی
۱۱	جامعہ انوار الصحابہ میٹروول کراچی	۱۲	جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول کراچی
۱۳	مدرسہ خلفائے راشدین پرانا گولی مار کراچی	۱۴	جامعہ افضل العلوم گلستان جوہر کراچی
۱۵	جامعہ اسلامیہ خلیلہ کراچی	۱۶	جامعہ سعیدیہ زمزمہ ڈیفنس کراچی
۱۷	جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم کراچی	۱۸	جامعہ ترتیل القرآن صدیقیہ لیاری کراچی
۱۹	جامعہ قرطبہ کیماڑی کراچی	۲۰	جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی
۲۱	جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کراچی	۲۲	معہد الایوب رشید آباد کراچی
۲۳	جامعہ ابوہریرہؓ بلدیہ ٹاؤن کراچی	۲۴	جامعہ عربیہ تعلیم القرآن سعید آباد کراچی

۲۵	جامعہ سیدنا سلمان فارسیؓ کراچی	۲۶	مدرسہ نعمانیہ لیاری کراچی
۲۷	جامعہ نظامیہ توحیدیہ لیاری کراچی	۲۸	جامعہ دارالفیوض جونا مسجد ہاشمی لیاری کراچی
۲۹	مدرسہ رحمانیہ کالونی شاخ بنوری کراچی	۳۰	جامعہ گلشن عمر شاخ بنوری ٹاؤن کراچی
۳۱	مدرسہ ابن عباسؓ کراچی	۳۲	جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ ایریا کراچی
۳۳	جامعہ دارالعلوم الصفہ کراچی	۳۴	جامعۃ الشیخ یحییٰ المدنی بہادرآباد کراچی
۳۵	جامعہ معہد الخلیل الاسلامی کراچی	۳۶	جامعہ حقانیہ بلال مسجد کراچی
۳۷	جامعہ صدیقیہ گلشن معمار کراچی	۳۸	جامعہ بیت العلوم الاسلامیہ منگھوپیر کراچی
۳۹	جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی کراچی	۴۰	جامعۃ النور گڈاپ ٹاؤن کراچی
۴۱	جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور کراچی	۴۲	مدرسہ اسلامیہ منبع العلوم کراچی
۴۳	جامعہ امام ابی حنیفہ مکہ مسجد محمد علی سوسائٹی کراچی	۴۴	مدرسۃ العربیہ ضیاء العلوم یعقوبیہ کراچی
۴۵	جامعہ باب الرحمت گلشن حدید ملیر کراچی	۴۶	جامعہ صدیقیہ مرکزی مسجد ناتھا خان کراچی
۴۷	جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی	۴۸	جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کراچی
۴۹	جامعہ خاتم النّبیین ماڈل کالونی ملیر کراچی	۵۰	جامعہ عمر بن خطاب ماڈل کالونی کراچی
۵۱	ادارۃ الفرقان جامع مسجد زکریا ملیر کراچی	۵۲	جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ بنوری ٹاؤن کراچی
۵۳	جامعہ انوار العلوم شاداباغ ملیر کراچی	۵۴	جامعہ دارالعلوم امیر حمزہ ملیر کراچی
۵۵	جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی	۵۶	جامعہ رحمۃ للعالمین کورنگی کراچی
۵۷	جامعہ اشرف العلوم کورنگی کراچی	۵۸	جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی
۵۹	جامعہ انوار القرآن لانڈھی کراچی	۶۰	جامعہ ریاض العلوم حیدرآباد
۶۱	جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد	۶۲	جامعہ اسلامیہ عمر فاروق قاسم آباد حیدرآباد
۶۳	جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ ہالا ٹیاری	۶۴	جامع العلوم المعروفیہ ٹیاری
۶۵	جامعہ عربیہ فاروقیہ ٹنڈو الہ یار	۶۶	مدرسہ عربیہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار
۶۷	جامعہ انوار القرآن القاسمیہ ٹنڈو محمد خان	۶۸	جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم
۶۹	جامعہ دارالعلوم امینیہ میرپور خاص	۷۰	جامعہ اسلامیہ ارشاد العلوم میرک خیرپور
۷۱	جامعہ دینیہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میرپور خاص	۷۲	جامعہ عربیہ عطاء العلوم رپڑی میرپور خاص
۷۳	جامعہ دارالفیوض القاسمیہ سجاول	۷۴	مدرسہ عربیہ محمدیہ جرار شریف شکارپور
۷۵	جامعہ اشاعت القرآن والحدیث لاڑکانہ	۷۶	جامعہ دارالعلوم سکھر
۷۷	ادارۃ الفرقان اللہ والی مسجد سکھر	۷۸	مدرسہ نعیم ندیم مدنیہ پنوں عاقل

۷۹	جامعہ دار العلوم صادق آباد رحیم یار خان	۸۰	جامعہ شمس العلوم رحیم یار خان
۸۱	دار العلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ بہاول پور	۸۲	جامعہ دار العلوم مدنیہ بہاول پور
۸۳	جامعہ تعلیم التربیت حاصل پور بہاول پور	۸۴	جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا لودھراں
۸۵	جامعہ ابو ہریرہ میلسی وہاڑی	۸۶	جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۸۷	جامعہ سیدنا عثمان بن عفان ڈیرہ غازی خان	۸۸	جامعہ رحیمہ حسینیہ کلور کوٹ بھکر
۸۹	جامعہ شریفیہ اظہر کارپوریشن فیصل آباد	۹۰	جامعہ عبیدیہ فیصل آباد
۹۱	جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد	۹۲	جامعہ مدینۃ العلم فیصل آباد
۹۳	جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر چنیوٹ	۹۴	جامعہ فیض العلوم معظم شاہ روڈ چنیوٹ
۹۵	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا	۹۶	مسلم کالج حافظ آباد
۹۷	جامعہ فاروقیہ شرق پور روڈ شیخوپورہ	۹۸	جامعہ اشرفیہ لاہور
۹۹	جامعہ مدنیہ جدید لاہور	۱۰۰	مدرسہ عربیہ رائے ونڈ لاہور
۱۰۱	جامعۃ العلوم الشرعیہ راولپنڈی	۱۰۲	جامعہ محمدیہ ایف سکس فور اسلام آباد
۱۰۳	جامعہ عربیہ اسلامیہ گلستان کالونی اسلام آباد	۱۰۴	جامعۃ العلوم اسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد
۱۰۵	جامعہ دار العلوم زکریا ترنول اسلام آباد	۱۰۶	جامعہ عثمانیہ نوتھیہ پشاور صدر
۱۰۷	جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ پشاور	۱۰۸	جامعہ دار الفرقان حیات آباد پشاور
۱۰۹	جامعہ اسلامیہ دار العلوم سرحد پشاور	۱۱۰	جامعہ علوم القرآن رنگ روڈ پشاور
۱۱۱	دار العلوم نعمانیہ نمک منڈی پشاور	۱۱۲	جامع مسجد درویش پشاور
۱۱۳	جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن دلہ زاک روڈ پشاور	۱۱۴	جامعہ تقویۃ الایمان سر بند پشاور
۱۱۵	دار العلوم حاجی صاحب ترنگزئی چارسدہ	۱۱۶	جامعہ حلیمیہ لکی مروت
۱۱۷	جامعہ دار الہدیٰ بنوں	۱۱۸	عربیہ ختم نبوت بنوں
۱۱۹	دار العلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ مردان	۱۲۰	جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۱۲۱	جامعہ سیدنا صدیق اکبر تورورسک بونیر	۱۲۲	جامعہ دار العلوم مظہر الاسلام لوئر دیر
۱۲۳	جامعۃ العلوم الاسلامیہ بہبودی حضرو اٹک	۱۲۴	دار العلوم دار ارقم کرک
۱۲۵	جامعہ قاسم العلوم شیخان کوہاٹ	۱۲۶	مدرسہ امام ابو حنیفہ کوہاٹ
۱۲۷	مدرسہ انوار القرآن خٹک کوہاٹ	۱۲۸	دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ
۱۲۹	دار العلوم اسلامیہ فیض القرآن ملاکنڈ	۱۳۰	جامعہ انوار القرآن ہنگو
۱۳۱	جامعہ تعلیم القرآن تختہ بند سوات		

شرکاء کرام کے اسماء گرامی

شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	محمد معاویہ	شمران اکبر	نارووال
2	عبدالصمد	عبدالوہاب	لکی مروت
3	عبدالرحمٰن	کامرادین	ڈی آئی خان
4	محمد سلیم	محمد افضل	کچھی
5	سمیع اللہ	عبدالصمد	//
6	نجیب اللہ	عبداللہ	کوئٹہ
7	ثناء اللہ	عادل بادشاہ	کوہاٹ
8	جہانزیب	عبدالصمد	چمن
9	سراج احمد	خیر محمد	کچھی
10	سمیع اللہ	آزاد خان	نوشکی
11	مولوی ظفر اللہ	احمد اللہ	کوئٹہ
12	اسلام الدین	نور محمد	قلعہ سیف اللہ
13	عصمت اللہ	جعفر خان	پشین
14	عبدالحنان	شیرآدیان خان	بنوں
15	جہاد اللہ	عبدالجلیل	نارتھ وزیرستان
16	عبدالرحیم	تجبار علی	بنوں
17	نور اللہ	نصر اللہ	قلعہ سیف اللہ
18	مطیع اللہ	سعد خان	کوئٹہ
19	عصمت اللہ	نبی گل	//
20	عبدالواسع	عبدالباسط	//
21	سید ذیشان	فاروق شاہ	//
22	صفی اللہ	عبدالعلی	پشین
23	عبدالصبور	سمیع اللہ	//
24	محمد سعد اللہ	حماد اللہ	راجن پور
25	اویس احمد	محمد ایوب	سوات
26	وسیم اللہ	خان زالا	وزیرستان
خارج	عثمان شاکر	محمد اسحاق	حافظ آباد
28	عبدالودود خان	سیف اللہ	بنوں
29	امان اللہ	ماہر بادشاہ	کوہاٹ
30	محمد صدام حسین	اشرف خان	
31	محمد لقمان بشیر	بشیر احمد	وہاڑی
32	نادر سیار	شیر نواب	کرک
33	عصمت اللہ	محمد رشید	بونیر
34	آصف نواز	فضل رحیم	بٹگرام
35	بخت روان	محمد سکندر	سوات
36	مصور ندیم	نور اسلم	اسلام آباد
37	محمد داؤد شاہ	رسول شاہ	//
38	سمیع اللہ	فضل ربی	باجوڑ
39	عبدالرحمٰن عزیزی	قاری نیک محمد	اسلام آباد
40	محمد رضوان	محمد جمیل	بھکر
41	مختار احمد سعید	چوہدری علی محمد	اسلام آباد
خارج	وفاء الرحمٰن	عطاء الرحمٰن	پونچھ
43	محمد ثوبان	عبدالحسین خان	باغ
44	ساجد اللہ	منیر خان	کرم ایجنسی
45	محمد ایاز	عبدالحئی	کوہستان

شمار	نام	ولدیت	ضلع
خارج	منیر احمد	سید گل	مانسہرہ
47	امیر عثمان	امیر نواز	اسلام آباد
48	عبدالولی	سمندر خان	کرک
49	احسان اللہ	عصمت اللہ	راولپنڈی
50	عمران خان	گل شاد	چارسدہ
51	راسخ العثمان	ارشد محمود	شرقی کراچی
52	حافظ محمد اویس	امان الغفور	راولپنڈی
53	شاکر	شیر زمان	مانسہرہ
54	شاہ حسین	شاہ روزم خان	بٹگرام
55	احتشام خان	محمد داؤد	چارسدہ
56	فیض احمد	محمد نیاب	چترال
57	شاہ فہد	کفایت اللہ	تورغر
58	سیف اللہ ارشد	ارشد محمود	راولپنڈی
59	محمد وسیم حیدر	جان وزیر	کوہاٹ
60	وقار محمد	گل محمد	صوابی
61	مراد خان	رضا خان	اسلام آباد
62	محمد ظہیر	عبدالجید	آزاد کشمیر
63	ابرار خطیب	خطیب الرحمٰن	//
64	محمد حسین	عبدالجبار	بہاول پور
65	محمد طلحہ	عبدالغفور	//
66	محمد خان	محمد شفیع	ڈی جی خان
67	اسد اللہ	محمد سلیم	راجن پور
68	کلیم اللہ	شوکت حسین	ایبٹ آباد
خارج	سیف الرحمٰن	جمعہ رحیم	ژوب
70	ولی اللہ	امیر احمد	لکی مروت
71	امداد حسین	نورالرحمٰن	مالاکنڈ
72	اکبر علی	شیر محمد	دیرلوئر
73	نیک محمد	محمد قمر	باجوڑ
خارج	اعجاز الحق	بسم اللہ خان	خیبر
75	حسین احمد	شبیر احمد	پشاور
76	رفیع اللہ	سید یاسمین شاہ	پشاور
77	عمار حسین	سجاد حسین	نوشہرہ
78	لطیف اللہ خان	مہر اللہ خان	لکی مروت
79	محمد سعید	حمید اللہ	باجوڑ
80	خواجہ محمد جلال	خواجہ فضل ربی	پشاور
81	زر حسین	عبدالحنان	//
82	باقر شہزاد	لیاقت علی	//
83	مولانا کوثر	خانزادہ خان	مہمند
84	نور سید	عالم خان	خیبر ایجنسی
85	محمد اسرار	عبدالستار	مردان
86	عثمان علی	اختر علی	چارسدہ
87	محمد جنید	شاہ زمین	پشاور
88	زوار احمد	عبدالستار	مردان
89	محمد کریم	حالیب شاہ	کرم
90	حیدر شاہ	سبحان اللہ	پشاور

شمار	نام	ولدیت	ضلع
خارج	فرہاد خان	سید گل	خیبر
92	نور تاج	عبدالمستان	//
93	محمد یونس	عبدالحنان	//
94	اسد رحمٰن	رحمٰن اللہ	پشاور
95	عبدالقدیر	زاز محمد	خیبر
96	معاذ خان	توکل خان	//
97	بنیامین	نور جان	خیبر
98	ذین اللہ	اقبال حسین	پشاور
99	عثمان احمد	سید عطاء اللہ	چارسدہ
100	لقمان غنی	محمد ندیم	پشاور
101	حبیب اللہ	نقیب محمد	لوئر دیر
102	محمد طلحہ	صدر رشید	پشاور
103	معاذ اللہ	محمد جمال	لوئر دیر
104	نذیر احمد	محمد شعیب	//
105	حسین احمد	فضل ربی	پشاور
106	محمد شعیب	نبی گل	//
خارج	حبیب اللہ	محبوب اللہ	چارسدہ
108	سید حماد شاہ	سید محمد داؤد	پشاور
109	انضمام الحق	خان عالم	//
110	عبداللہ	عمر شاہ	خیبر
111	عبدالرحمٰن	عزت خان	کرم
112	ہارون الرشید	اسراف شاہ	پشاور
113	نعیم اللہ	ذبیح اللہ	جمرود
114	محمد ساجد	زرم خان	کرم
115	عبدالرحمٰن	صاحب گل	پشاور
خارج	عبداللطیف	محمد اسماعیل	بہاول پور
117	محمد روحان علی	قیصر علی	چنیوٹ
118	محمد انس شیخ	محمد یونس	//
119	محمد ساجد	مقصود احمد	فیصل آباد
120	افضال حسن	سکندر علی	ننکانہ
121	محمد عثمان	عبدالحق	عمر کوٹ
122	علاؤالدین	عقل دین	لکی مروت
123	فیضان خالد	خالد محمود	فیصل آباد
124	محمد لقمان	ابوطاہر	مظفرگڑھ
125	مہدی حسن	محمد یار	فیصل آباد
126	محمد امین	گلاب علی	سانگھڑ
127	محمد احمد	محمد اسماعیل	سکھر
128	وسیم اللہ	قاسم جان	کراچی
129	عقیل شاہ	سید عبدالصبور	پشین
130	حافظ محمد سلیم	صدو خان	قلعہ عبداللہ
131	محمد انس	نور زمان خان	کراچی
132	آفتاب احمد	محمد بچل	کشمور
133	فضل اللہ فاروق	عطاء اللہ عتیق	لسبیلہ
134	یاسر علی	جان محمد	ٹمیاری
135	زیبت اللہ	توکل خان	وزیرستان

شمار	نام	ولدیت	ضلع
136	محمد اقبال	عبدالعزیز	ٹھٹھہ
137	محمد رضاء	سفر زمان	ٹانک
138	سید انعام اللہ	سید امیر حمزہ	پشین
139	راحیل احمد	محمد علی	خیر پور میرس
140	نصر اللہ لغاری	عبدالرشید	سانگھڑ
141	امجد علی	عبدالغفار	سانگھڑ
142	دوست محمد	وزیر محمد	پشین
143	محمد شارق	محمد ہارون	شرقی
144	محمد عمر حماد	جاوید اقبال	کراچی
145	محمد رضوان	فضل واحد	غربی کراچی
146	عادل ابراہیم	عین عباسی	خیر پور میرس
147	عبدالمہیمن	نعمت اللہ	رحیم یار خان
148	خدا بخش	حسین بخش	حیدرآباد
149	انور سیف اللہ	صحبت علی	عمرکوٹ
150	منظور احمد	حسن علی	سانگھڑ
151	عزیز اللہ	الہ ڈنو	عمرکوٹ
152	شفیع اللہ	محمد حکیم	//
153	مصطفیٰ حیدر	غلام حیدر	بدین
154	محمد طاہر	خدا بخش	استور
155	محمد ابراہیم	محمد اسماعیل	چاغی
156	ساجد اللہ	مسکین خان	بونیر
157	عبدالوارث	جمیل احمد	قلعہ عبداللہ
158	محمد حسان	محمد عامر	کوئٹہ
159	حبیب اللہ	فضل باری	سیف اللہ
160	عصمت اللہ	سلیم خان	لکی مروت
161	محمد ناصر خان	نذیر احمد	کوئٹہ
162	حزب اللہ	نعمت اللہ	قلعہ عبداللہ
163	حامد علی	حبیب الرحمٰن	صوابی
164	عبدالواجد	سید عارف شاہ	بٹگرام
165	رضوان احمد	امیر محمد	کوئٹہ
166	شاہد الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	کرک
خارج	محمد زبیر	فضل محمد	سیف اللہ
168	محمد الیاس شاکر	عبدالمالک	کوہستان
169	محمد یحییٰ	محمد امین	خضدار
170	سمیع اللہ	عبدالغفور	سوراب
171	محمد یعقوب	محمد حسین	پشین
خارج	عبدالجبار لاشاری	نیاز حسین لاشاری	بینظیر آباد
173	محمد یونس	عبدالرحیم	ملیر
174	داؤد احمد	افتخار علی	نوشہرہ
175	محمد شاہد حسین	حسین احمد	کراچی
176	گل حسن بھٹو	یار محمد	کشمور
177	سمیع اللہ	محمد خان	زیارت
178	محمد رضاء اللہ	محمد طاہر	//
179	محمد قاسم	حبیب اللہ	لورالائی
180	صفی اللہ	حاجی سمیع اللہ	زیارت
181	عامر کشمیری	مدد خان	چارسدہ
182	امیر محمد	محمد اسلم	سیف اللہ
183	علی شاہ	محمد سلیم	قلعہ عبداللہ
184	نصیب اللہ	حاجی ندا محمد	چمن
185	سرور شاہ	حاجی احمد شاہ	//

شمار	نام	ولدیت	ضلع
186	غلام وارث	اللہ داد	مٹھی
187	عبدالفتاح	نعمت اللہ	خیر پور میرس
188	عرفان اللہ	امداد اللہ	//
189	عبدالجلیل	غضنفر علی	ٹنڈو اللہ یار
190	سجاد حسین	عبدالحفیظ	میر پور خاص
191	عبدالمجیب	عبدالعزیز	ٹنڈو اللہ یار
192	عبید اللہ	تاج محمد	//
193	محمد سلطان	خان محمد	//
194	محمد ریاض	عبدالرحیم	عمرکوٹ
195	کاشف علی	علی احمد	//
196	عبدالولی	داؤد احمد	چمن
197	زبیر احمد	عباس علی	سانگھڑ
198	محمد احسن	محمد امین	غربی کراچی
199	عزیز الرحمٰن	محمد کریم	کیماڑی
200	ثاقب اللہ	اختر محمد	مٹاخان
201	شیخ محمد بلال	فصیح الرحمٰن	کورنگی
202	محمد شان	نذیر احمد	سانگھڑ
203	سید صداقت اللہ	سید عبدالصبور	پشین
204	وقاص خان	انور وارث خان	کورنگی
205	حبیب الرحمٰن	غلام شبیر	شکارپور
206	زبیر احمد	محمد حلیم	مجید اللہ
207	سلیم اللہ	مجید اللہ	سکھر
208	حبیب الرحمٰن	حاجی عبدالقیوم	پشین
209	سمیع اللہ	عبداللہ	چمن
210	خلیل اللہ	صوف	بدین
211	عصمت اللہ	محمد صدیق	پشین
212	محمد طاہر	عبدالغفور	زیارت
213	محمد بلال	شریف داد	ناظم آباد
214	محمد	بخت زرین	ملیر کراچی
215	حسن الرحمٰن	خلیل الرحمٰن	سانگھڑ
216	شیر عالم	محمد حیات	کوہلو
خارج	محمد اسماعیل	محمد کریم	قلعہ عبداللہ
خارج	باسط الرحمٰن	چن الرحمٰن	کراچی
219	سید محمد قائم	سید عبدالکبیر	پشین
220	عتیق اللہ	محمد امین	قلعہ عبداللہ
221	عبدالناصر	عبدالعلی	پشین
222	عبدالظاہر	سعید اللہ	شرقی کراچی
223	اکرام اللہ	باز خان	کوہستان
224	فرحان خان	غلام نبی	ٹھٹھہ
225	محمد کعب خان	محمد نور الاسلام	کورنگی
226	یحییٰ حنیف	محمد حنیف	ٹھٹھہ
227	جاوید خان	حاجی امیر محمد	لورالائی
228	محمد اسامہ	محمد حنیف	کراچی
229	نصر اللہ	حاجی ندا محمد	چمن
230	شیر زمان	عمر خان	ژوب
231	محمد بلال	عصمت اللہ	پشین
232	محمد عدنان	مہربان خان	موسیٰ خیل
233	محمد صبغت اللہ	عامر علی ملک	ملیر
234	محمد کاشف مہر	محمد نواز مہر	کراچی
235	سید احمد اللہ	سید حیات اللہ	کوئٹہ

شمار	نام	ولدیت	ضلع
236	اصغر وزیر	وزیر احمد	کراچی
237	انیس اللہ	محمد شاد	دیر لوئر
238	روح الامین	گل فقیر	ملیر
239	آصف خان	ایوب خان	//
خارج	محمد اسامہ شیخ	ثناء اللہ	کراچی
241	سید محمد جہانزیب	نصیر الدین	قلعہ عبداللہ
242	محمد اعظم	محمد امین	//
243	شہزاد احمد	احمد میمن	مٹیاری
244	عبدالمالک	عبدالرحیم	سانگھڑ
245	فضیل احمد	محمد فاروق	حیدرآباد
246	محمد سہیل	غلام مصطفیٰ	//
خارج	محمد احسان	شاہ رحمٰن	مانسہرہ
248	نواز عالم	شاہ عالم	کراچی
249	حمید اللہ	عظیم خان	شانگلہ
250	محمد عثمان	سید باچا	کراچی
251	محمد شعیب	محمد یوسف	پشین
252	محمد عادل	گل فراز	کراچی
253	شراف الدین	عبدالحمید	پشین
254	سمیع اللہ	اجمل شاہ	چارسدہ
255	محمد عمیر	محمد اقبال	میر پور
256	محمد اظہر معاویہ	راوس خان	کراچی
257	شہزاد خان	شمشیر علی	چارسدہ
258	احمد	محمد جاوید	کراچی
خارج	یعقوب شاہ	محسن شاہ	سوات
260	عدنان	فیض الرحمٰن	کراچی
261	عبدالرشید	گل عنبر خان	سوات
262	محمد احتشام	محمد ایوب	پشاور
263	محمد شعبان	عمر الدین	عمرکوٹ
264	تاج محمد	سید رحیم	سوات
265	عبدالرؤف	داد محمد	خضدار
خارج	عتیق اللہ	محب گل	شانگلہ
267	محمد یونس	علی محمد	خضدار
خارج	یونس خان	شمس الوہاب	شانگلہ
269	محمد طیب	عبدالقادر	گوادر
270	نجیب اللہ	حسین خان	باجوڑ
271	احسان اللہ	شیریں گل	مانسہرہ
272	ثناء اللہ	فاروق گل	تورغر
خارج	محمد معہد	محمد افضل	کراچی
274	عمیر خالد	خالد محمود	مانسہرہ
275	اکرام اللہ	گل باغ	بٹگرام
276	رحمت اللہ	حماد اللہ	خیر پور
277	انس محمود	محمد اسحاق	کوہاٹ
278	محمد انور	عبدالوہاب	پشین
279	نصیب اللہ عرفان	اسد اللہ	ژوب
280	سید محمد خلیل	سید محمد نور	پشین
281	سعید اللہ	روح الامین	ملیر
282	محبوب اللہ	عبدالصمد	کورنگی
283	فضل معاویہ	خان گل	ملیر
284	اسامہ	محمد شفیق	//
285	محمد شہباز	محمد بشیر	ستود

شمار	نام	ولدیت	ضلع
286	عبدالسمیع	ظفر ریاض	کورنگی
287	عبدالغفار	محمد ابراہیم	بدین
288	علی شیر	غلام حسین	//
289	حنین احمد	خدابخش	ٹنڈوالہ یار
290	شکیل احمد	محمد اسماعیل	بدین
291	عبدالقدیر	الف خان	تھرپارکر
292	شبیر احمد	نصرالدین	بدین
293	کلیم اللہ	محمد حسن	ٹنڈومحمد خان
خارج	اسداللہ	غلام حسین	کراچی
خارج	محمد ریحان	عبدالرؤف	//
296	محمد طلحہ صدیقی	محمود حسن	//
خارج	شاہد امیر خان	اجمیر خان	//
خارج	محمد تنزیل	محمد اسماعیل	//
299	زین العابدین	شمس الدین	//
خارج	محمد رضوان	محمد فرقان	بہاول پور
301	محمد عمار	شمس العالم	ملیر
302	فہاد	محمد پرویز	//
303	محمد جبران	پائی جان	وزیرستان
304	محمد حسن رحیمی	عبدالرحمٰن	ملیر
305	محمد عالم	کمال حسین	//
306	سخاءالدین	فریادون	دیامر
307	محراب خان	عبدالصادق	پشین
308	فضل الرحمٰن	عبدالشکور	ملیر
309	سجاد علی	محمد قاسم	
310	محمد عارف	حاجی غلام محمد	قلعہ عبداللہ
311	دادمحمد	قاضی محمد	ملیر
312	ظفراللہ	نورمحمد	پشین
313	رشید احمد	عبدالستار	سجاول
314	محمودالرحمٰن	عبدالرحمٰن	ژوب
315	محمد نعمان	فیاض محمد	غربی کراچی
316	محمد جاوید	میر کلام خان	ڈی آئی خان
317	محمد طاہر	علی غلام	کراچی
خارج	سجاد حیدر	محمد مہتاب	بونیر
319	سرفراز احمد	خیر محمد	خضدار
320	محمد حسن	نظام الدین	کراچی
321	محمد ایاز	نذیر احمد	سوات
خارج	محمد داؤد	نذیر احمد	قلات
323	زاہد اللہ	نظام حسین	لوئر چترال
324	سعید احمد	نصراللہ	ملیر
325	بلال موسیٰ	موسیٰ	کیچ
326	گل شیر علی	شاہ محمد	گھوٹکی
327	شفیق احمد	نور بخش	کیچ
328	عمیر گل	سید گل محمد شاہ	بینظیر آباد
329	غلام حسین	شجاع محمد	ٹمیاری
330	محمد حسن	علی محمد	حیدر آباد
331	عبدالرحیم محمدی	مولابخش محمدی	ٹمیاری
332	عبداللہ مری	کشتری	//
333	لیاقت علی	میر حسن	ٹنڈوالہ یار
334	عارف علی	محمود خان	ٹمیاری
خارج	کریم بخش	گل محمد خان	ڈیرہ بگٹی
336	علی حسن	عزیز اللہ	ٹمیاری
337	محمد عثمان	محمد بشیر	ٹنڈوالہ یار
338	محمد ثاقب	عزت علی	کراچی
339	عبدالرحمٰن	عبدالرؤف	//
340	محمد بلال	محمد عارف	//
341	امیر معاویہ	نور حسین	//
342	اعجاز خان	فیاض گل	//
خارج	محمد حسین	صنوبر خان	کوہستان
344	حفیظ الرحمٰن	عبدالرحمٰن	کراچی
345	محمد حسنین	الٰہی بخش	//
346	اسامہ عثمانی	عبدالباری	//
347	اسامہ جنید	عابد حسین	//
348	عمر علی	حاضر الرحمٰن	//
349	انس	کریم	//
350	احسان اللہ	عبدالحق مخلص	//
351	محمد صدیق	سمیع الحق صدیقی	کیماڑی
352	اکرام اللہ	شیر افضل	تورغر
353	محمد عباس	حافظ محمد حسین	رحیم یار خان
354	عصمت اللہ	پیر غلام	ٹانک
355	احمد علی	محمد علی	کچھی
356	شیراز خان	حاجی شوکت علی	ٹمیاری
357	مجیب الرحمٰن	محمد یونس خان	استور
358	حارث علی	محمد سلطان	کیماڑی
359	امیر معاویہ	شوکت علی	
360	احسان الحق	حبیب اللہ خان	شیرانی
361	دولت خان	عنایت اللہ	قلعہ عبداللہ
362	کفایت اللہ	محمد انور	//
363	عطاء اللہ	مولوی حاجی اللہ داد	پشین
364	حضرت بلال	نظر محمد	کوئٹہ
365	محمد احمد	حافظ مختار احمد	مظفر گڑھ
366	محمد فیصل	گل سعید	سوات
367	ثناء اللہ خان	عید گل خان	ملیر
368	صوفی الرحمٰن	جم فقیر	ٹھٹھہ
369	عرفان الدین	شہباز خان	ساؤتھ وزیرستان
370	نذیر احمد	عبدالخالق	قلعہ سیف اللہ
خارج	سید محمد فاروق	سید شوکت علی	پشین
372	محمد نعمان	محمد عدنان	گڈاپ ٹاؤن
373	احمد جمال	نعمت جمال	تورغر
374	محمد عمر	گل تاج رحمٰن	//
375	سلیم اللہ	محمد پوش	شانگلہ
376	فہیم اللہ	فرید اللہ	بونیر
377	محمود	نور اللہ	خضدار
378	محراب خان	محمد حسن	پشین
379	محمد حیات	عبدالقادر	خضدار
380	جمیل احمد	محمد اسلم	جنوبی کراچی
381	حفیظ الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	پشین
382	نعیم عباس	محمد مسکین	جنوبی کراچی
383	طاہر علی	دوستین پری	آوران
384	داد کریم	لعل بخش	واشک
385	احمد	محراب	گوادر
386	اسامہ	سعید احمد رئیس	کراچی غربی
387	عبدالرحیم	اللہ ورایو خان	دادو
388	انس	عبدالخالق	گوادر
389	عادل	غلام محمد	گوادر
390	عبدالباقی	فضل	آواران
391	محمد شعیب	محمد یعقوب	گوادر
392	حافظ محمد فہد ہنگورہ	عمر ہنگورہ	جنوبی کراچی
393	صادق اللہ	زرمست خان	چترال
394	شیر زرین	گل زرین	//
395	عامر حسین	مظہر حسین	سکھر
396	غازی غلام اللہ	عبداللہ	//
397	عبدالقیوم	اللہ جیوایا	//
398	غلام اللہ	حافظ امام علی	//
399	زکریا	محمد ادریس	//
400	شعیب احمد	سومار	//
401	انعام اللہ	عنایت اللہ	سکھر
402	محمد وسیم	علی نواز	//
403	سمیع اللہ	امان اللہ	گھوٹکی
404	عرفان اللہ	عبداللہ	لسبیلہ
405	بشیر احمد	عبدو	آواران
406	احمد علی	محمد علی	لسبیلہ
407	عنایت اللہ	عبدالغفور	آواران
408	شاہ جہان	محمد رفیق	خضدار
409	حسین احمد	محمد خان	خاران
410	فیاض احمد	محمد اسماعیل	آواران
411	جابر علی	علی احمد	شہید سکندر آباد
412	محمد زکریا	حاجی علی حسن	//
413	سیف الرحمٰن	مولانا گل حسن	سوراب
414	فہد یامین	محمد یامین	کراچی
415	عزیر بیگ	سجاد ہمایو	//
416	عابد	عبدالغفور	خضدار
417	آصف علی	عطاء اللہ	ٹنڈو محمد خان
418	محمد عثمان	محمد ابراہیم	ٹنڈو محمد خان
419	محمد قاسم	عبدالرزاق	بدین
420	ایاز علی	نیاز علی	//
421	محمد صدیق	محمد ابراہیم	ٹنڈو محمد خان
422	عبدالمجید	میر خان	میر پور خاص
423	انیس احمد	علی احمد	بدین
424	محمد عدیل	غلام مرتضیٰ	رحیم یار خان
425	محمد وقاص	محمد قاسم	بہاول پور
426	محمد محبوب	محمد رمضان	بہاول پور
خارج	ثناء اللہ	فیض کریم	//
428	حسین احمد	عبدالخالق	//
429	نعمان اصغر	محمد اصغر	//
430	عبدالوہاب	حاجی محمد رفیق	//
431	عمران عباسی	اکرم عباسی	رحیم یار خان
432	سیف الرحمٰن	فدا حسین	ملتان
433	نذیر حسین	علامہ راشد مدنی	سانگھڑ
434	محمد جاوید	محمد اشرف	بدین
435	محمد شعیب	ممتاز علی	میر پور خاص

شمار	نام	ولدیت	ضلع
436	محمود علی	محمد قاسم	//
437	گل حسن	میر حسن	//
438	محمد طیب	حاجی احمد اللہ	مستونگ
439	عبداللہ	محمد اسماعیل	خضدار
440	زاہد اللہ	محمد حسن	سوراب
441	ابو عمیر عبدالماجد	عبدالمالک	خضدار
442	سید محمد اسماعیل	خان باچا	سوات
443	حسین احمد	عبداللہ جان	پشین
444	نعمان بن مسعود	مسعود علی	مظفر آباد
445	اسرار احمد	شاہ محمد	زیارت
446	سکندر عالم	پائی محمد	مالاکنڈ
447	نعمان خان	عمر الرحمٰن	سوات
448	عبدالعزیز	حاجی احمد اللہ	مستونگ
449	غلام علی	نظر محمد	قلات
خارج	محمد وجیہ الدین	نثار احمد	کراچی
451	عبدالستار	عبدالرحمٰن	قلعہ عبداللہ
452	اجمل خان	کالو خان	ژوب
453	محمد انس	مشتاق احمد	کراچی
454	محمد امین	سلیم خان	وزیرستان
455	فضل امین	زیارت گل	کراچی
456	عبدالحکیم	محمد سلیم	//
457	حافظ محمد سلیمان	حافظ عبدالرحمٰن	//
458	محمد حنظلہ	عبدالغفور	//
459	افتخار اللہ	شاہ محمد	کرک
460	حضرت عمر	محمد یوسف خان	//
461	شاہد اللہ	ثواب خان	کرم ایجنسی
462	ہمایون الرشید	عالم گل	ہنگو
463	محمد ریحان	انور حسین	کراچی
464	رحمٰن الدین	ظہور خان	کرک
465	ادریس	تمیز الحق	پشاور
خارج	امان اللہ	حفیظ اللہ	مظفر گڑھ
467	رسول بخش	محمد ادریس	میر پور خاص
خارج	مولانا محمد کامل	کریم الدین	کراچی
خارج	شبیر احمد	مولانا لعل محمد	//
خارج	محمد اسد مراد	محمد مراد	//
471	شاہ لطف الرحمٰن	عبداللہ خان	کرک
خارج	محمد خالد	عنایت اللہ	ملیر
473	محمد باقر	محمد صابر علی	
474	عمار حسن	محمد اسلم	راولپنڈی
475	عامر احمد	خیال بادشاہ	کراچی
476	سلیمان خان	تاج محمد خان	لوئر دیر
477	ایوب خان	گل زمان خان	//
478	محمد اسامہ	شوکت علی	قصور
479	ارشاد احمد	محمد اسحاق	//
480	علی رضاء	عمر دین	//
481	مصور خان	اسد اللہ	کوئٹہ
482	محمد عثمان کیانی	محمد عرفان	کراچی
483	امیر حسن	امیر حمزہ	//
484	محمد محسن	سردار خان	//
485	حضرت عمر فاروق	علی حضرت	لوئر دیر
486	سید عبید الرحمٰن	نور الاسلام	کراچی
487	ابوہریرہ	آفتاب عالم	//
488	عمر واحد	امیر زاہد	//
خارج	محمد سلیم	دلشاد	//
490	محمد امجد	عبدالزادہ	//
491	محمد حذیفہ	ابراہیم	قلات
492	عبدالقدیر خان	مولا داد خان	شیرانی
خارج	محمد عدنان	محمد آصف	کراچی
494	محمد رباح	محمد شفیع	//
495	محمد زبیر قریشی	عبدالرحمٰن	//
496	محمد بشار	عبدالستار	//
خارج	فصیح الرحمٰن	انیس الرحمٰن	//
498	برکت اللہ	حبیب اللہ	//
499	محمد صہیب	اللہ بخش ماکی	//
500	فاروق احمد	محمد بچل	گھوٹکی
501	محمد بلال	ابوبکر ڈیروی	کراچی
502	محمد عثمان	عبدالغفور	گھوٹکی
503	بابر احمد	گل محمد	کراچی
504	خضر علی	فضل مالک	//
505	محمد انس	غنی الرحمٰن	//
506	نعیم اللہ	مولانا عبداللہ	شکار پور
507	شفیق الرحمٰن	محمد ہاشم	
508	فداء الرحمٰن	عبدالباری	//
509	سید نصیب اللہ	عبدالباری	پشین
510	داؤد شاہ	حاجی علی محمد	//
511	محمد سلیمان	عبدالعزیز	چاغی بلوچستان
512	عبدالوہاب	صالح محمد	کوئٹہ
513	عبدالجبار	//	//
514	امیر اللہ	عبدالرحمٰن	پشین
515	اکرام اللہ	حاجی یار محمد	قلعہ سیف اللہ
516	محمد اسامہ	مجیب الرحمٰن	سکھر
خارج	عمر راز خان	جمروز خان	کراچی
518	سعید اللہ	حضرت علی	قلعہ عبداللہ
519	اکرام اللہ	محمد رضاء	//
520	بخت محمد	عبدالقادر	قلعہ سیف اللہ
خارج	محب اللہ	نظر گل خان	قلعہ عبداللہ
522	محمد سلمان	محمد شبیر	کراچی
523	محمد حسان	اسعد اقبال مدنی	
524	سرفراز احمد	عبدالرزاق	خاران
525	سلیم اللہ	عبداللہ شاہ	کراچی
526	عبدالصمد	عطاء اللہ	نصیر آباد
خارج	محمد سلمان	عبدالخالق	ملیر
528	محمد حامد	بشیر احمد	کراچی
529	عمر خان	محمد یوسف	فریدی
530	محمد عمار	محمد اسلام قریشی	بہاول پور
531	دلشاد احمد	محمد یعقوب	//
532	فہیم خان	محمد یاسین	نوشہرو فیروز
533	زاہد علی	غلام مصطفیٰ	سانگھڑ
534	عبداللہ	مختیار خان	کراچی
535	محمد جواد	عبدالوہاب	مظفر آباد
خارج	محمد بلال	عزیز الرحمٰن	کراچی
خارج	محمد اسامہ	منظور احمد	رحیم یار خان
538	محمد شعیب	عزیز محمد	کراچی
539	محمد سراج	نور قیوم	//
540	صدام حسین	بدر الدین	لاڑکانہ
541	محمد عدنان	محمد یعقوب	کراچی
542	عبید اللہ شاہ	مولانا محمد حسین شاہ	کورنگی
543	محمد اسامہ	خان محمد	کراچی
544	عزیز الرحمٰن	حافظ حفیظ الرحمٰن	سانگھڑ
545	محمد حمزہ	محمد ارشاد	کراچی
546	حیات اللہ	میرزا خان	//
547	رحمت اللہ	وزیر خان	پشین
548	عبداللہ	دارو خان	قلعہ عبداللہ
549	عبدالوحید	منظور احمد	شیخوپورہ
550	عدنان حسن	گل حسن	بہاول پور
551	عبدالوہاب	محمد یوسف	گجرات
552	محمد طٰہٰ	شیر خان	کرک
553	کفایت اللہ	قلات خان	اورکزئی ایجنسی
554	عاقب اقبال	اقبال شاہ	کوہاٹ
555	عبدالغنی	گل روز خان	//
556	شاہد نذیر	محمد نذیر	//
557	انعام الحق	نور داد خان	بنوں
558	اسامہ ضیاء	محمد ضیاء اللہ	وہاڑی
559	محمد طلحہ	حیدر زمان	چارسدہ
560	محمد اسامہ	محمد صابر	بہاول پور
خارج	عمران سلطان	سلطان الٰہی	کراچی
خارج	محمد اطہر	محمد نعمان	//
خارج	عبداللہ	عمران سلطان	//
خارج	محمد حنظلہ ظفر	ظفر سلطان	//
خارج	محمد علاؤ الدین	مولانا ابوبکر فیصل	چنیوٹ
566	امان اللہ	سید نسیم محمد	کراچی
567	سلیمان خان	عبدالستار خان	پشاور
568	محمد ذوالقرنین	رئیس خان	صوابی

تبصرہ کتب

تبصرہ کے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... تبصرہ نگار: مولانا عتیق الرحمٰن

نام کتاب: کامیاب انسان: مؤلف: مولانا محمد صدیق وارث: صفحات: ۱۹۲: ملنے کا پتہ: مکتبہ صفدریہ مدینہ مسجد ماڈل ٹاؤن بی بہاول پور: فون نمبر: ۰۳۰۲:۹۲۰۹۹۷۳: قیمت: درج نہیں۔

صاحب کتاب بہاول پور کے مشہور دینی ادارہ جامعہ دارالعلوم اسلامی مشن کے مدرس مولانا محمد وارث عمر کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اوّل کا عنوان ’’تعیین منزل‘‘ ہے جس میں مؤلف نے کامیاب انسان بننے کے لئے جس چیز کی سب سے پہلے ضرورت پڑتی ہے اس کے متعلق اہم نکات سے آگاہی دی ہے۔ حصہ دوم ’’تعمیر شخصیت‘‘ سے موسوم ہے۔ اس میں انہوں نے وقت کی قدر، علم کی قدر، اپنا احتساب، مایوسی کا خاتمہ، استقامت وغیرہ کچھ کرنے کے کام اور کچھ چھوڑنے کے کام، کتب بینی کا طریقہ کار، ڈائری لکھنے جیسے دیگر اہم موضوعات کو جمع کیا ہے۔ حصہ سوم ’’کامیابی‘‘ اور حصہ چہارم ’’تعیین منزل میں معاون چیزوں‘‘ کے عنوان سے موسوم ہیں۔ جن میں کامیابی کا قرآنی راستہ، کچھ گزارشات والدین کی خدمت میں، کچھ اساتذہ کرام کی خدمت میں اور ضروریات زندگی جیسے عنوانات قائم کر کے آج کی نوجوان نسل کو کامیاب بننے کے گر بتائے ہیں۔ یہ کتاب دینی مدارس، سکول وکالج کے طلباء کے علاوہ عملی زندگی کا آغاز کرنے والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ عمدہ کاغذ اور طباعت سے مزین ہے۔

نام کتاب: گستاخ رسول کی سزا کیوں اور کیا؟ مصنف مولانا صاحبزادہ برق التوحیدی: صفحات: ۱۷۶: ناشر: بیت التوحید، دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ: قیمت: درج نہیں۔

مولانا برق التوحیدی صاحب قلم وکتاب سے محبت رکھنے والے اور تحقیقی شخصیات میں سے ایک ہیں۔ اس کتاب سے پہلے آپ کی ایک کتاب ’’تحریک ختم نبوت کے اولین نقوش‘‘ منظر عام پر آچکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کتب کثیرہ کے مؤلف ہیں۔ اب آپ کی یہ زیر نظر کتاب قارئین سے داد تحسین وصول کر رہی ہے۔ اس میں مصنف نے گستاخان رسول ﷺ کی سزا کو قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اجماع امت اور خلفائے راشدینؓ کے عمل سے ثابت کیا ہے۔ ساتھ ساتھ شبہات کے جوابات بھی سپرد قلم کئے ہیں۔ آخر میں گستاخان رسول کے انجام کے چند واقعات بھی ذکر کئے ہیں۔ مولانا برق توحیدی صاحب نے کتاب وقت کے اہم موضوع پر لکھ کر غافل امت کو پیغام دیا ہے کہ ہمیں ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے لئے متحد ہونا ہوگا۔ کتاب تمام خوبیوں سے مرصع ہے۔ عمدہ کاغذ اور دیدہ زیب ٹائٹل پر مشتمل ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان، تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ۵۷ بی۔ٹی ڈی اے چاہ رانجھے والا تحصیل کروڑ لعل عیسن ۶ مارچ ۲۰۲۳ء بعد نماز ظہر منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد ارشد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ حنیف حنفی جھنگ محمد نواز فردوسی، علی معاویہ کروڑ لعل عیسن نے ہدیہ نعت مقبول پیش کیا۔ بعدازاں مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا اصغر نورانی ناظم جمعیت علمائے پاکستان بھکر، مولانا محمود الحسن فریدی، مولانا محمد سفیان، مولانا طارق، کے خطابات ہوئے، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے، کانفرنس میں ضلع بھر کے علمائے کرام مولانا عبدالرحمٰن جامی مسئول وفاق المدارس لیہ، مولانا قاری محمد ایوب طاہر امیر جے یو آئی فتح پور قاری حبیب اللہ جھنگوی، مولانا عبداللہ خان فتح پور، مولانا عامر سکھیرا، مولانا افضل کروڑ لعل عیسن، قاری اعظم، حافظ مطیع اللہ مولانا عبدالجبار، مولانا منیر احمد شاہ، مولانا الیاس، مولانا مظاہر مولانا عبدالرشید چک نمبر ۶۹ و دیگر کثیر تعداد میں شرکاء نے شرکت کی، کانفرنس مفتی محمد فاروق، اور مولانا بلال کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ہربنس پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹/مارچ ۲۰۲۳ء کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد مہتاب ہربنس پورہ لاہور میں مولانا قاری محمد حنیف کمبوہ کی سرپرستی اور نائب امیر مجلس لاہور پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی کانفرنس میں جے یو آئی کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، انٹرنیشنل ختم نبوت کے مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، قاری عبدالغفار ڈیروی، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا محمد زید حنیف کمبوہ، مدرسہ کے ناظم حاجی محمد اویس، قاری ظہور الحق، مولانا اسلام الدین عثمانی، مولانا عبدالحکیم اطہر، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا زبیر جمیل، مولانا عبیدالرحمٰن معاویہ، مولانا عبدالشکور توحیدی، قاری بشیر احمد، مولانا سمیع اللہ سمیت علماء قراء اور مشہور نعت خواں سمیت کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1 تا 25 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	6600
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	200
15	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
16	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
17	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	250
18	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
19	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	200
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

اعلان داخلہ

برائے سال 1444-45ھ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

زیر اہتمام
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

ایک سالہ تخصص فی الافتاء و عقیدہ ختم نبوت

داخلہ 5 شوال المکرم سے شروع ہوگا
15 شوال المکرم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

- عقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
- جدید اسلامی معیشت کی تعلیم
- تحقیقی موضوعات پر مقالہ نگاری
- مقاصد شریعت اور قواعد فقہیہ کی تعلیم
- اردو، عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
- جدید فن تحقیق سے آگاہی
- تمرین افتاء (100 عدد)
- فن تقابل ادیان سے آگاہی
- ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
- مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز
- فن خطابت پر خصوصی توجہ
- ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام

سہولیات

- رہائش اور کھانا پینا بالکل مفت
- پانچ سے دس ہزار روپے تک کی مفت کتابیں
- صاف ستھرا اور کشادہ ماحول
- ماہانہ 1500 روپے وظیفہ
- مفت علاج معالجے کی سہولت
- جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری

نصاب

پہلی سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	اصول الافتاء
2	اسلام اور جدید معیشت و تجارت
3	تقابل ادیان
4	درس ختم نبوت
5	مقدمہ شامی
6	کمپیوٹر کلاس

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۱ از کتاب الطہارۃ تا باب صفۃ الصلوٰۃ (ص79۔ص441)، ج۳ از کتاب النکاح تا باب تفویض الطلاق (ص1۔ص314)
2	فتاویٰ حقانیہ	جلد اول مکمل

دوسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرۃ
2	تقابل ادیان
3	درس ختم نبوت
4	میراث
5	الاشباہ والنظائر

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۱ از باب صفۃ الصلوٰۃ تا کتاب الزکوٰۃ (ص411۔ ج۲ ص266)، ج۳ از باب تفویض الطلاق تا کتاب العتق (ص314۔639)
2	فتاویٰ حقانیہ	جلد دوم مکمل
3	[illegible]	مکمل

تمرین افتاء

حل فتاویٰ	50 عدد

تیسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	تقابل ادیان
2	درس ختم نبوت
3	مناہج البحث والتحقیق

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۲ از کتاب الزکوٰۃ تا کتاب الحج (ص256۔ص453)، ج۶ از کتاب الحظر والاباحۃ (مکمل) (ص336۔527)
2	فتاویٰ حقانیہ	جلد سوم مکمل
3	فتاویٰ ختم نبوت	جلد اول مکمل

تمرین افتاء

حل فتاویٰ	50 عدد
مقالہ	کسی ایک تحقیقی موضوع پر

نوٹ: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب مختلف اوقات میں مخصوص اسباق پڑھائیں گے۔ اسی طرح مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز بھی ہوا کریں گے۔

رابطہ: دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)
0300-4304277
0300-6733670
0302-7864929

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

اعلان داخلہ

برائے سال

1444-45ھ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

درس نظامی

اعدادیہ تا دورہ حدیث شریف

داخلہ کا دورانیہ | داخلہ 5 شوال المکرم سے شروع ہوگا | 15 شوال المکرم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

☆ سیرت وعقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
☆ اکابر علماء دیوبند کے سوانح کی تعلیم
☆ اردو، عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
☆ ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
☆ عصری تعلیم (میٹرک، ایف اے اور بی اے) کا حسین امتزاج
☆ خطابت کی عملی مشق
☆ ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام کے زیر نگرانی
☆ طلباء کی دینی تربیت وتہذیب اخلاق پر خصوصی توجہ
☆ عقائد اہل سنت والجماعت کی تعلیم اور ان کے رسوخ کے لیے خصوصی کاوش

سہولیات

☆ کھانے پینے اور رہائش کی مفت سہولت ☆ جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری
☆ صاف ستھرا اور کشادہ ماحول ☆ مفت کپڑوں اور جوتوں کی فراہمی
☆ مفت علاج معالجے کی سہولت ☆ مفت درسی کتب کی فراہمی ☆ معقول ماہانہ وظیفہ

تحفیظ القرآن

حفظ وناظرہ

★ ماہر قراء کرام
★ تجوید وترتیل پر توجہ
★ منزل میں پختگی پیدا کرنے کے لیے ماہانہ جائزہ کی ترتیب
★ بنیادی عقائد واعمال کی تعلیم
★ یومیہ سبق ومنزل کی چیکنگ
★ پرائمری سکول کی لازمی تعلیم

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ملتان پاکستان

رابطہ: دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)
0300-4304277
0300-6733670
0302-7864929